www.marfat.com www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

جو کہ حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ نے

1901ء میں

bakhtiar2k@hotmail.com

شروع کروایا تھا اس کتاب میں مندرجہ ذیل مہینوں کے رسائل دستیاب ہیں

1. انور صوفیہ مئی 1951
2. انور صوفیہ مارچ 1952
3. انور صوفیہ فروری 1953
4. انور صوفیہ اپریل 1953
5. انور صوفیہ اگست 1953
6. انور صوفیہ جولائی 1954
7. انور صوفیہ اپریل 1955
8. انور صوفیہ اپریل، مئی 1955
9. انور صوفیہ جون 1955
10. انور صوفیہ جولائی 1955
11. انور صوفیہ اگست 1955
12. انور صوفیہ ستمبر 1955
13. انور صوفیہ اکتوبر 1955
14. انور صوفیہ نومبر، دسمبر 1955
15. انور صوفیہ جولائی، اگست 1956
16. انور صوفیہ ستمبر 1956
17. انور صوفیہ اکتوبر 1956
18. انور صوفیہ نومبر 1956
19. مناقب مجددیہ، قیومہ، معصومیہ، نقشبندیہ (ڈاکٹر اللہ دتہ طالب کنجاہی رحمتہ اللہ علیہ)

bakhtiar2k@hotmail.com

انوار صوفیہ کے رسائل فراہم کرنے پر میں پیر چوہدری عبدالرحمٰن خان جماعتی کا خاص طور پر مشکور ہوں۔ پیر چوہدری عبدالرحمٰن خان جماعتی مندرجہ ذیل کتابوں کے رائیٹر بھی ہیں انکی اب سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب عنقریب مکمل ہو جائے گی

۱۔ سیرت طالب ۲۔ انوار طالب ۳۔ تصوف ۴۔ تفسیر طالب ۵۔ (انگلش) Sapritual Guiad

bakhtiar2k@hotmail.com

فقیر الفقراء بختیار حسین جماعتی (غلام شیخ معزالدین جماعتی رحمتہ اللہ علیہ)

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

ویب سائٹس http://ameeremillat.org/

ویب سائٹس http://ameer-e-millat.com/

ویب سائٹس http://ameeremillat.com/

ویب سائٹس http://www.haqwalisarkar.com/

ویب سائٹس http://www.charaghia.com/

کتابیں http://www.scribd.com/bakhtiar2k

تصاویر http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/

تصاویر http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/

فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/

بلاگز http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html

بلاگز http://www.jamaatali.blogspot.com/

بلاگز http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html

بلاگز http://www.jamaatali.blogspot.com/

ویڈیو http://vimeo.com/user13885879/videos

ویڈیو Youtbe: bakhtiar2k

اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں www.marfat.com

اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں www.maktabah.org

نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں www.fezanenaat.com

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

قواعد وضوابط: (۱) علم تصوف کی اشاعت کرنا (۲) بزرگانِ دین کی سوانحعمریاں پیش کرنا۔ (۳) کتاب و سنت وفقہ کی روشنی میں پیش کرنا (۴) عوام کے افعال واعمال اور اُن کے اخلاق سدھارنا ۔

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

نعت شریف

(از حافظ حاجی خلیل احمد صاحب پیلی بھیتی مرحوم

دل کے مرض کی ہے شفا صلِّ علیٰ محمدٍ
درد وروں کی ہے دوا صلِّ علیٰ محمدٍ

پہلے ہوا درود خواں آپ خدائے انس و جان
پھر ہمیں حکم یہ دیا صلِّ علیٰ محمدٍ

ورد بنے لگے جسے مزا حُبِّ حبیبِ کبریا
اسکو ہو رکن دین کا صلِّ علیٰ محمدٍ

ہے وہی نورِ مشرقین بزمِ دنیٰ کی زیب و زین
شمعِ جمالِ کبریا صلِّ علیٰ محمدٍ

رہرووں کے رہنما پیشرووں کے پیشوا
مقتدیوں کے مقتدا صلِّ علیٰ محمدٍ

خواجۂ بعث و نشر ہیں صدر نشین حشر ہیں
صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدٍ

رات کو مہتاب ہیں دن کو وہ آفتاب ہیں
رات دن ان کی ہے ضیاء صلِّ علیٰ محمدٍ

اُن کی ثنا کرے اور بندہ کو یہ مجال کیا
جن کی ثنا کرے خدا صلِّ علیٰ محمدٍ

اُن کا لقب ہے مصطفیٰ اُن کا لقب ہے مجتبیٰ
ہیں وہ حبیبِ کبریا صلِّ علیٰ محمدٍ

اسکو سلام انبیاء ہے وہ امام انبیاء
سرورِ عالم انبیاء صلِّ علیٰ محمدٍ

چھوڑ کے اپنے کام سب کہہ درود ورد سب
ہے یہی شغل کام کا صلِّ علیٰ محمدٍ

آدمی یا فرشتہ ہو حکم خدا ہے دونو کو
صلِّ علیٰ حبیبنا صلِّ علیٰ محمدٍ

وردِ زباں ہو نامِ رب اور ہوں ورد گواہ لب
دل سے نکلتی ہو صدا صلِّ علیٰ محمدٍ

حافظ نامراد کی ایک مراد ہے یہی!
ہو دمِ مرگ یہ دعا صلِّ علیٰ محمدٍ

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دفتر دوئم — مکتوب ۹۵

کفر حقیقی کے سوال کے جواب میں مقصود علی تبریزی کی طرف صادر فرمایا گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

آپ کا صحیفہ شریفہ پہنچا۔ جس میں صوفیہ کی بعض باتوں کی نسبت استفسار درج تھا۔ میری مخدوم۔ وقت و مکان اگرچہ گفت و شنید کا تقاضا نہیں کرتا۔ لیکن سوال و جواب دینا ضروری ہے۔ اس لئے چند کلمے لکھے جاتے ہیں۔

ان تمام سوالوں کے حل میں مجمل کلام یہ ہے۔ کہ جس طرح شریعت میں کفر و اسلام ہے۔ طریقت میں بھی کفر و اسلام ہے۔ جس طرح شریعت میں کفر سراسر شرارت و نقص ہے۔ اور اسلام سراسر کمال ہے۔ طریقت میں بھی کفر سراسر نقص ہے اور اسلام سراسر کمال ہے۔ کفر طریقت مقام جمع سے مراد ہے۔ جو استفسار یعنے پوشیدہ ہونے کا محل ہے۔ اس مقام میں حق و باطل کی تمیز مفقود ہوتی ہے۔ کیونکہ اس مقام میں سالک کا مشہود اچھے و بُرے آئینوں میں وحدت محبوب کا جمال ہوتا ہے۔ پس خیر و شر نقص و کمال سوائے اس وحدت کے ظلال اور مظاہر کے نہیں پاتا۔ اس لئے انکار کی نظر جو تمیز سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے حق میں معدوم ہے۔

جس کے باعث سب کے ساتھ مقام صلح میں ہے۔ اور سب کو راہ راست پر معلوم کرتا ہے۔ اور اس آیت کے مضمون کے مطابق گیت گاتا ہے۔ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ (ترجمہ۔ کوئی جانور روئے زمین پر چلنے والا نہیں ہے۔ جس کو اسے پیشانی سے پکڑا ہوا نہیں۔ بیشک میرا رب سیدھے راستہ پر ہے) کبھی مظہر کو عین جان کر خلق کو عین حق خیال کرتا ہے۔ اور مربوب کو عین رب جانتا ہے۔ اس قسم کے سب پھول مرتبہ جمع ہی سے کھلتے ہیں۔ منصور اسی مقام میں کہتا ہے۔ شعر

کَفَرْتُ بِدِیْنِ اللّٰهِ وَالْکُفْرُ وَاجِبٌ
لَدَیَّ وَعِنْدَ الْمُسْلِمِیْنَ قَبِیْحٌ

ترجمہ:۔ ہُوا کافر میں دین اللہ سے مجھ کو کفر بہتر ہے
اگرچہ سب مسلمانوں کے ہاں وہ کفر بدتر ہے

کفر طریقت کفر شریعت کے ساتھ بڑی مناسبت رکھتا ہے۔ لیکن شریعت کا کافر مردود اور عذاب کا مستحق ہے۔ اور کافر طریقت مقبول اور اعلیٰ درجات کے لائق ہے۔ کیونکہ یہ کفر و استفسار محبوب حقیقی کے غلبہ محبت سے پیدا ہوا ہے۔ جس کے باعث محبوب حقیقی کے سوا سب کچھ فراموش ہو جاتا ہے۔ اس لئے مقبول ہے۔ اور وہ کفر چونکہ تحرد

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

یعنی سرکشی اور جہل کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اسس لئے مردود ہے۔ اور اسلام طریقت مقام فرق بعد از جمع سے مراد ہے۔ جو تمیز کا مقام ہے۔ جہاں حق باطل سے اور خیر شر سے متمیز ہے۔ اس اسلام طریقت کو اسلام شریعت سے بڑی مناسبت ہے۔ جب اسلام شریعت کے کمال تک پہنچ جاتا ہے۔ تو اس اسلام کے ساتھ اتحاد کی نسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ بلکہ ہر دو اسلام اسلام شریعت ہیں۔ ان کے درمیان فرق ظاہر شریعت اور باطن شریعت اور صورت شریعت اور حقیقت شریعت کا ہے۔ کفر طریقت کا مرتبہ صورت شریعت سے اسلام سے بلند تر ہے۔ اگرچہ شریعت کے حقیقی اسلام کی نسبت کمتر ہے۔ شعر

آسماں نسبت بعرش آمد فرود !

ورنہ بس عالی است پیش خاک تو

ترجمہ:۔ آسماں نیچے ہے گرچہ عرش سے

لیک اونچا ہے بہت وہ فرش سے

مشائخ کرام قدس اسرارہم جنہوں نے شطحیات نکالی ہیں اور مخالف شریعت باتیں کہی ہیں۔ سب کفر طریقت کے مقام میں رہی ہیں۔ جو سکر و بے تمیزی کا مقام ہے۔ لیکن وہ بزرگ جو حقیقی اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے ہیں۔ اس قسم کی باتوں سے پاک و صاف ہیں۔ اور ظاہر و باطن میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ کی اقتدا کرتے ہیں۔ اور انہی کے تابع رہتے ہیں۔ پس جو شخص کلام سطحیات کرتا ہے سب کے ساتھ صلح رکھتا ہے۔ اور سب کو راہِ راست پر خیال کرتا ہے۔ اور حق و خلق کے درمیان تمیز نہیں کرتا۔

اور دُوئی کے وجود کا قائل نہیں ہوتا۔ اگر ایسا شخص مقام جمع تک پہنچ چکا ہے۔ اور کفر طریقت سے متحقق ہو چکا ہے۔ اور ما سوٰی کا نسیان حاصل کر چکا ہے۔ تو وہ مقبول ہے۔ اور اسکی باتیں جو سُکر سے پیدا ہیں۔ ظاہر کی طرف سے سمرف ہیں۔ اور اگر وہ شخص اس حال کے حاصل ہونے اور درجہ کمال اول تک پہنچنے کے بغیر اس قسم کی کلام کرتا ہے۔ اور سب کو حق اور صراط مستقیم پر جانتا ہے۔ اور حق اور باطل میں تمیز نہیں کرتا۔ تو ایسا شخص زندیق اور ملحد ہے۔ جس کا مقصود یہ ہے۔ کہ شریعت باطل ہو جائے۔ اور انبیاء علیہم السلام جو رحمت عالمیاں ہیں ان کی دعوت رفع ہو جائے۔ پس اس قسم کے خلاف شریعت کلمات سچے سے بھی صادر ہوتے ہیں، اور جھوٹے سے بھی۔ سچے کے لئے آب حیات ہیں۔ اور جھوٹے کے لئے زہر قاتل۔ جس طرح کہ دریائے نیل کا پانی بنی اسرائیل کے حق میں آب خوشگوار تھا۔ اور قبطی کے حق میں خون۔

اس مقام پر اکثر سالکوں کے پاؤں پھسل جاتے ہیں۔ بہت مسلمان ارباب سکر کی باتوں کی تقلید کر کے راہِ راست سے ہٹکر گمراہی اور خسارہ میں جا پڑے ہیں۔ اور اپنے دین کو برباد کر بیٹھے ہیں۔ یہ نہیں جانتے کہ اس قسم کی باتوں کا قبول ہونا چند شرائط پر مشروط ہے۔ جو ارباب سُکر میں موجود ہیں۔ اور ان میں مفقود۔ ان شرائط میں اعلےٰ شرط ماسوٰی اللہ کا نسیان ہے۔ جو اس قبولیت کی دلیل ہے۔ سچے اور جھوٹے کے درمیان شریعت کی

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

استقامت اور عدم استقامت سے فرق ظاہر ہو سکتا ہے۔ یعنے جو سچا ہے وہ باوجود سُکر و مستی اور بے تمیزی کے ایک بال بھر بھی شریعت کے برخلاف نہیں کرتا۔ منصور باوجود قول انا الحق کے قید خانہ میں زنجیروں میں جکڑا ہوا ہر رات پانچ رکعت نماز نفل ادا کرتا تھا۔ اور کھانا جو اس کو ظالموں کے ہاتھ سے ملتا تھا۔ اگرچہ وجہ حلال سے ہوتا تھا نہ کھاتا تھا۔ اور جو شخص جھوٹا ہے۔ اس پر احکام شرعیہ کا بجا لانا کوہ قاف کی طرح بھاری ہوتا ہے۔ کَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ۔ ترجمہ: مشرکوں پر وہ امر بہت بھاری ہے جس کی طرف تم ان کو بلاتے ہو۔ اس کے حال کا نشان ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا۔ اے یا اللہ تو اپنے پاس سے ہم پر رحمت نازل فرما۔ اور ہمارے کام سے بہتری ہم کو نصیب کر۔)

وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ۔ سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت اختیار کی +

(از حاجی محمد کرم الٰہی)

"انوار الصوفیہ"

از انصار الہ آبادی

کشش ہے کیا، خدا رکھے، خم ابروئے حیدرؓ میں
کہ کھینچ آیا ہے میدانِ قیا، کوئے حیدرؓ میں

اجل کمبخت پھر آئے کسے مرنے کی فرصت ہے
ابھی جانِ حزیں ہے گیسوئے دلجوئے حیدرؓ میں

مجھے آواز دیتا ہے تبسم جلوۂ گل کا
نجانے میں نے کیا دیکھا جمال روئے حیدرؓ میں

خدا جانے حقیقت ہے کہ سایہ ہی حقیقت کا
خودی کو بھول جاتا ہوں خیال روئے حیدرؓ میں

کرشمے کفر کو دکھلائیں گے اک روز موقع سے
ابھی تک ہمتیں محفوظ ہیں بازوئے حیدرؓ میں

مکمل ہو گئی جب اشتیاق دید کی حسرت
مری نظریں الجھ کر رہ گئیں گیسوئے حیدرؓ میں

نبیؐ نے "حُبُّكَ حُبِّي" کہا جب فرطِ رحمت سے
خدا کا ہاتھ چسپاں ہو گیا بازوئے حیدرؓ میں

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

فقیر شدت گرمی کی تاب نہ لاکر ۱۰ اگست کو کوئٹہ چلا گیا۔ وہاں عزیزم جمعدار سیٹھ محمد امین صاحب P.E.M.E رجمنٹل سنٹر کوئٹہ کے کوارٹر میں مقیم رہا۔ وہ اپنی رجمنٹل لائبریری سے دو کتابیں شرح ضرب کلیم اور شرح بالِ جبرائیل مؤلفہ پروفیسر یوسف سلیم چشتی صاحب اپنے مطالعہ کے لئے لائے۔ فقیر نے بھی بعض مقامات دیکھے۔ اس میں چند اقتباسات یادانِ طریقت کی ضیافت طبع وافادہ کے لئے رسالہ مقدسہ انوار الصوفیہ میں اشاعت کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔

نظم صلا کی شرح لکھنے سے پہلے جناب شارح موصوف تمہیداً لکھتے ہیں۔ نظم کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اقبال کی عدائے میں مسلمانوں کے زوال کا باعث یہ نہیں کہ وہ بے زر ہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ اس میں شانِ فقر نہیں پائی جاتی۔

شارح موصوف لکھتے ہیں۔ کہ خودی کی طرح اقبالؒ نے فقر کو بھی بڑی اہمیت دی ہے۔ اور اس کا سبب یہ ہے۔ کہ خودی کی تربیت اور اس کا مرتبہ کمال تک پہنچنا سب کچھ فقر پر منحصر ہے۔ اس سئے مختصر طور پر فقر کو بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ چنانچہ جناب پروفیسر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ فقر کے ایک معنی تو مفلسی کے ہیں۔ مثلاً کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا۔ (قریب ہے کہ مفلسی انسان کو کافر بنا دے) یعنی مفلسی انسان کو کفر کے قریب پہنچا دیتی ہے۔ فقر کے دوسرے معنی ہیں صرف

اَللہ پر بھروسہ کرنا اور دنیا سے بے نیاز ہو کر اپنی تمام حاجات اللہ کی درگاہ میں پیش کرنا۔ یہ وہ صورت ہے۔ کہ اس میں مردِ مومن پہلے دنیا کو فتح کرتا ہے۔ پھر اللہ کے لئے اس دنیا اور اُسکی دلفریبی اور لذت پر لات مارتا ہے۔ اگرچہ روم اور شام۔ عراق اور ایران اس کے باجگذار ہوتے ہیں۔ لیکن وہ بوریئے پر سوتا ہے۔ اور پیوند لگا ہؤا کرتہ پہنتا ہے۔ جناب شارح اس کی ایک اور مثال لکھتے ہیں۔ کہ سارا عرب اس کے زیرِ نگیں ہوتا ہے۔ لیکن ایک ایک مہینہ تک اُسکے چولہے میں آگ نہیں جلتی۔ اور جس کمرے میں وہ (صلی اللہ علیہ وسلّم) رہتا ہے۔ اس میں ایک چارپائی ایک بوریا اور ایک پانی کے گھڑے کے علاوہ اور کوئی سامان نہیں ہوتا۔ یہاں پر شارح موصوف ایک حدیث شریف فقر کی تعریف میں لکھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ۔ مَیں اپنی شان فقر پر کرتا ہوں۔ یا فقر میرے لئے باعثِ فخر ہے۔ اسکی مزید تشریح فرماتے ہوئے شارح موصوف لکھتے ہیں۔ جس طرح دنیا کے بادشاہ اپنی دولت۔ فوج اور طاقت پر فخر کرتے ہیں۔ مَیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) فقر پر فخر کرتا ہوں۔ کہ دنیا میں کسی کا محتاج نہیں ہوں۔ صرف اللہ کا محتاج ہوں۔ آگے جا کر شارح موصوف لکھتے ہیں۔ کہ فقر اقبالؒ کی اصطلاح بھی ہے۔ اور مجھے (شارح) افسوس ہے کہ مَیں اس جگہ اسکی پوری تشریح نہیں کر سکتا کیونکہ یہ

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

نے اسکی تشریح میں دو سو صفحے کی کتاب انگریزی میں لکھی ہے۔ جو ابھی تک طبع نہیں ہوئی۔ بس دو لفظوں میں اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ فقر کے تیسرے معنی یعنی اقبال معنی روح اسلام کے ہیں۔ اور یہی وہ جوہر ہے جس کی بدولت خودی مرتبہ کمال تک پہنچتی ہے۔ شارح موصوف فرماتے ہیں۔ اب اقبال کی زبان سے اسکی تشریح سنو۔ اقبالؒ کہتے ہیں ؎

فقر قرآں اختلاط ذکر و فکر۔ فکر را کامل ندیدم جز بہ ذکر

جناب شارح اس شعر کی شرح میں لکھتے ہیں۔ یعنی فقر دو چیزوں کے مجموعے کا نام ہے ذکر اور فکر۔

ذکر کے معنی ہیں یاد کرنا، یاد رکھنا۔ دھیان رکھنا۔ ہر گھڑی مدِ نظر رکھنا۔ (ذکر کے یہ معنی اصطلاحات نقشبندیہ مثلاً یاد کرد۔ یادداشت۔ نگہداشت۔ مراقبہ۔ حضور دوام وغیرہ سے لئے گئے معلوم ہوتے ہیں۔ راقم اقتباس)۔ محبت کرنا۔ اطاعت کرنا۔ تعمیل احکام کرنا۔ فرمانبرداری۔ فکر کے معنی ہیں "تدبر کرنا۔ غور کرنا۔ تعقل کرنا۔ تفقہ و غور و خوض کرنا۔ استدلال۔ استنباط اور استخراج کرنا۔ ادراک حقائق کرنا اور جزئیات سے کلیات بنانا۔"

جناب شارح فرماتے ہیں۔ کہ یہ دو لفظ اس آیت سے ماخوذ ہیں۔ "اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا۔ (آل عمران)" ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ صاحبانِ عقل وہ لوگ ہیں۔ جو کھڑے بیٹھے اور لیٹے یعنی ہر حالت میں اور ہر وقت اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ یعنی ہر حال میں اسکی اطاعت کرتے ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں۔ اور اس غور و فکر کی بنا پر وہ بے اختیار کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ اے ہمارے رب! تو نے اس کائنات کو بلا مقصد پیدا نہیں کیا ہے۔"

ترجمہ کے بعد شارح موصوف لکھتے ہیں۔ کہ اقبالؒ کہتے ہیں۔ کہ ایک فقر تو وہ ہے جسکی دنیا کے اکثر مذاہب تلقین کرتے ہیں۔ یعنی رہبانیت یا ترک دنیا۔ لیکن اسلام جس فقر کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ رہبانیت نہیں بلکہ وہ ذکر اور فکر کے امتزاج کا نام ہے۔ یعنی مومن اللہ سے محبت کرتا ہے۔ اور بوجہ محبت اس کے احکام کی اطاعت کرتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ اپنی عقلِ خداداد سے کام لیکر کائنات میں غور و فکر کرتا ہے۔ اور تحقیق سے کام لے کر عناصر پر حکمرانی کرتا ہے۔ یعنی فقر کا مفہوم ہے اللہ کی اطاعت اور کائنات پر حکومت (جب تک مسلمانوں میں یہ صفات موجود رہیں۔ وہ صدیوں اغیار پر حکومت کرتے رہے۔ اور درس علوم و فنون دیتے رہے راقم الحروف)

یہاں پر شارح موصوف لکھتے ہیں۔ کہ میں نے خودی کی طرح فقر کا مفہوم بھی قدرے وضاحت کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ کیونکہ اقبال کے کلام میں خودی اور فقر یہ دو اصطلاحیں اکثر استعمال ہوئی ہیں۔ یہی وہ فقر ہے جس کی بدولت خودی مرتبہ کمال کو پہنچتی ہے۔ چنانچہ اقبال خود لکھتے ہیں ؎

چڑھتی جب فقر کی سان پہ تیغِ خودی
ایک سپاہی کی ضرب کرتی ہے کارِ سپاہ

اس جگہ ایک نکتہ اور بھی واضح کر دوں۔ ابتدا میں ہم لکھ چکے ہیں۔ ع خودی ہے تیغ فساں لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یعنی خودی کو اگر تلوار فرض کیا جائے۔ تو توحید بمنزلہ فسان یعنی سان ہے۔ یہاں انہوں نے کہا ہے۔ کہ چڑھتی ہے جب فقر کی سان پہ تیغِ خودی۔ یعنی خودی تیغ ہے فقر سان

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

ہے۔ پس ثابت ہُوا۔ کہ توحید اور فقر ہم معنی ہیں۔ کیونکہ خودی کے حق میں دونوں کا اثر یکساں ہے۔ توحید بھی مسان اور فقر بھی۔

بات یہ ہے۔ کہ غور سے دیکھو، تو جب تک آدمی صحیح معنوں میں موحد (مومن) نہ ہو۔ اس میں شانِ فقر پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ یعنی در اصل موحد (مومن) اور فقیر مرادف الفاظ ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں۔ جب کسی مسلمان میں شانِ فقر پیدا ہو جاتی ہے تب وہ موحد کامل بنتا ہے۔

اس تمہید کے بعد شارح موصوف نظم مذکور کا شعر بہ شعر نمبروار مطلب بیان کرتے ہیں۔ اور امید ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اب نظم کا مطلب بآسانی سمجھ میں آجائیگا۔

۱۔ اگرچہ دولت بھی اس دنیا میں ہماری ضرورتوں کو پورا کر سکتی ہے لیکن جو عزت و وجاہت ایک انسان (مسلمان) کو شانِ فقر سے حاصل ہو سکتی ہے وہ دولت سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

۲۔ اگر مسلمان نوجوان اپنے اندر بہادری اور غیرت کا جذبہ پیدا کریں۔ تو توم مفلسی کے باوجود دنیا میں سکندری یعنی حکمرانی کر سکتی ہے۔ حکومت کے لئے در اصل دولت اور کثرت افراد درکار نہیں۔ بلکہ شجاعت و حوصلہ۔ بے جگری اور غیرت دینی درکار ہے۔ یعنی دین پر مٹنے کا جذبہ

۳۔ اگر دنیا میں مسلمانوں کا زوال ہُوا۔ تو وہ بے زری سے نہیں ہُوا۔ بلکہ اس کا سبب کچھ اور ہے جس کو تو خود سمجھتا ہے۔ یعنی بے غیرتی۔ بے غیرتی پر نوٹ لکھتے ہوئے شارح موصوف لکھتے ہیں۔ کہ موجودہ مسلمانوں کی اجتماعی زندگی دینی بے غیرتی کی بہترین مثال ہے۔ جس کی تشریح بالکل لاحاصل ہے۔ کیونکہ وہ تو اظہر من الشمس ہے

آگے جا کر لکھتے ہیں۔ کہ اسی خیال کو اقبال نے یوں بیان کیا ہے۔

تا کجا بے غیرتِ دیں زیستن
اے مسلمان مردن است ایں زیستن

(اے مسلمان غیرت دینی کے بغیر تو کب تک زندہ رہے گا۔ (جیئیگا) یہ تیری زندگی تو موت (نہ ہونے) کے برابر ہے۔ اور یہ جینا مرنے کے مرادف ہے۔ راقم)

۴۔ اگر دنیا میں میری عزت ہوئی یا میرا جوہر نمایاں ہُوا تو یہ شرف مجھے تونگری سے حاصل نہیں ہُوا، کیونکہ دولت میرے پاس ہے ہی نہیں۔ بلکہ یہ عزت مجھے قلندری سے حاصل ہوئی ہے۔ یہاں شارح موصوف قلندری کے متعلق لکھتے ہیں۔ واضح ہو کہ اقبال نے قلندری کو فقر کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ (راقم فقیر محمد اللہ دتا طالب اللہ نجاہ)

خطبہ نبوی ۱۳ مترجم

ہاذم اللذات کو پیش نظر۔ مومنین باصفا ر کھتے اگر آج مسجد میں نہ تم کو دیکھتا۔ اس طرح سے بے کی شاہنشا یاد ذکر موت کو کرتے رہو۔ دنیوی شہوات سے بچتے رہو قبر سے ہر روز آتی ہے صدا۔ میں ہوں گھر غربت کا اور تنہائی کا اور ہوں گھر خاک کا تربت تنگ جو ہے مردہ خور کیڑوں کا مکاں جب کوئی مومن کیا جاتا ہے دفن۔ قبر کہتی ہے اسے آ جان من! مرحبا آنا مبارک ہو تجھے۔ انتظار رہتی تھی تیری کب سے مجھے پشت پر میری جو چلتے تھے سب سے زیادہ تم مجھے محبوب تھے آج جبکہ تم مجھے آ کر ملے۔ دیکھو کیا کرتی ہوں کیا ہوں آپ سے پھر فراخ ہو جاتی ہے وہ حد نظر جس جگہ تک جا سکے

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

اور جنت کیطرف کھلتا ہے در۔ منتفع ہوتا رہے وہ تا حشر
اور جب بدکار یا کافر کوئی۔ قبر میں ہوتا دفن ہے جب کبھی
قبر کہتی ہے اسے دھتکار کر۔ نامبارک ہے تجھے یہ تنگ گھر
پشت پر میری جو سب چلتے رہے۔ سب سے زیادہ تم مجھے مبغوض تھے
آج جب قابو میں آیا ہے مرے۔ دیکھ لینا کیا میں کرتی ہوں تجھے

بھینچتی ہے قبر اسے پھر سمٹ کر۔ ٹوٹتی ہیں پسلیاں بھی پھنس کر
اژدہے ۹۹ مسلط اس پہ ہوں۔ ایسے زہریلے کہیں دیکھے نہوں
ایک گر ایسا زمیں پر پھونک دے۔ تا ابد اس پہ نہ پھر سبزی اُگے
حشر تک وہ سب اُسے ڈستے رہیں۔ اور اسکو نوچ کر کھاتے رہیں
قبر ہے اک باغچہ جنات کا۔ یا گڑھا ہے دوزخی حفرات کا

(راقم فقیر محمد اللہ دتا طالب از کنجاہ)

۷۸۶
توبہ! ...... گذشتہ سے پیوستہ

حق تعالے نے لکھا اندر کتاب! — گر کبائر سے کرے تو اجتناب
تو میں اپنے فضل و لطفِ خاص سے — بخش دونگا سب صغائر بھی تجھے
گرچہ تیرے جرم ہوں بے حد فضول — توبہ تیری پھر بھی کرے حق قبول
بولے یاروں سے رسول کردگار — ہوں کسی کے جرم گرچہ بے شمار
مغفرت وہ چاہے استغفار سے — بخش دیگا حق اسکے بس پیار سے
اپنے جرموں کو جو جانے سہل و خوار — عفو کب اس کو کرے گا کردگار
حیلہ ہے ہر شے کی خاطر اے جوان — حیلہ جرموں کا یہی توبہ تو جان
بخشے توبہ سے خدا مغرور کو — گو غذا سے ہی نہ کیوں مغرور ہو
ہر مرض کے واسطے ہے اک دوا — توبہ ہے داروئے عصیان و خطا
کوئی چیز اتنی نہیں حق کو عزیز — نوجواں تائب سے بڑھکر اے عزیز
جسقدر زائد کوئی حق سے ڈرے — جرمِ اصغر کو خیال اکبر کرتے
یہ بھی ہے قول رسول پر شکوہ — مومن اپنے جرم کو سمجھے ہے کوہ
دیکھتا ہے اپنے سر پر ہر زماں — کہ مرے منہ پر گرے گا ناگہاں
بولے پیغمبر کہ قبل از نزع جاں — دوڑو توبہ کے لئے اے مرد ماں
اے مسلمانوں! خدا سے تم ڈرو — پاک دل اپنے گناہوں سے کرو
نیک ہو جائیں سبھی افعالکمُ — بولا حق لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ
دور کر دو تم ہوائے مال و جاہ — کرتی ہے وہ قلب کو سخت و سیاہ
توبہ گر مالِ یتامے کھانے سے — ڈرتا ہے گر تو قیامت آنے سے

(راقم فقیر محمد اللہ دتا طالب از کنجاہ)

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

نشانِ راہ

از جناب حافظ محمد یوسف صاحب

قسط سوم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آیت مذکورۃ الصدر بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یاد ہے۔ اور تقریباً ہر روز بے اختیار زبان سے نکل جاتی ہے۔ کہنے والے اس کو سمجھتے بھی ہیں یا نہیں؟ یہ اللہ جانتا ہے۔ مگر بظاہر حال یہ ہے۔ کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے کے بعد فوراً ہی قہقہے اور لغویات کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ ذرا غور فرمائیں۔ کہ دو آدمی لڑکی لڑکے کی منگنی کے بعد نکاح کا دن مقرر کرتے ہیں۔ پیغام پختہ ہو جاتا ہے۔ مقررہ تاریخ کو برات باجے گاجے کے ساتھ دلہن کے گاؤں میں پہنچ جاتی ہے۔ لڑکی والا لوگوں سے پوچھتا ہے یہ برات کس کے گھر آئی ہے؟ وہ اُسے کہتے ہیں کہ تمہارے گھر ہی تو آئی ہے۔ کیا مقررہ دن کو بھول گئے ہو؟ اُسے جب عہد و پیمان یاد آتا ہے۔ تو اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل جاتی ہے۔ نہ برات کو سنبھالنے کا انتظام ہے۔ اور نہ ہی دلہن کی رخصتی کا سامان۔

اسی طرح یہ آیت پاک اللہ تبارک و تعالےٰ کیطرف سے پیغام ہے۔ کہ اے انسان ایک دن تجھے میرے

گذشتہ سے پیوستہ

دربار میں حق نمک ادا کرنے کی جواب دہی کے لئے حاضر ہونا ہے۔ اور یہ پیغام ایسا بروقت دیا جا رہا ہے۔ کہ جوانی اور تندرستی ہے۔ اعضاء آداب شریعت کو بجا لا سکتے ہیں۔ ہوش و حواس اور سامانِ رضا موجود و مہیا ہے۔ اللہ رے قربان! یاد دہانی کا کیا پختہ انتظام فرمایا ہے۔ کہ ہر کہ و مہ تقریباً روزانہ اپنی زبانی اقرار کر رہا ہے۔ باوجود اپنی زبان سے یہ آیت پاک ادا کرتے ہوئے اُس لڑکی والے کی طرح آنے والی گھڑی سے مکمل طور پر غافل و کاہل ہیں۔ اور دلوں پر واضح نہیں کہ فَکَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ کَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا ؏ پ ۲۹ "پھر کیسے بچو گے (عذاب الٰہی سے) اگر (دنیا میں) کفر کرو اُس دن (روز قیامت جو نہایت ہولناک ہوگا) جو بچوں کو بوڑھا کر دیگا۔

آیت پاک کا مطلب

بے تو صنما قرار نتوانم کرد + نعمت ہائے تو چنداں کہ شمار نتوانم کرد

انسان مالکِ حقیقی ذوالجلال والاکرام کے انعامات اور احسانات کا مجموعہ ہے۔ آپ ذرہ ذرہ کا ملاحظہ فرمائیں۔ تو احسان الٰہی کے سوا کچھ نہ پائیں۔ جب ہستی اور قرار انسان خالص [illegible] العالمین کی پرورش سے ہے۔ تو ردّ عمل ذکر، شکر اور توبہ الی اللہ ہی ہونا چاہئے۔ اور جس خلوصِ انعام و اکرام کا دخل ہستی انسان

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

ہیں ہے۔ اس پایہ کا کامل وخالص ذکر و شکر مطلوب جس کی وضاحت قرآن کریم میں وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ (اور نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر عبادت کے لئے) سے فرمائی ہے۔ تاکہ شک نہ رہ جائے۔ کہ "اِنَّا لِلّٰہِ" کے ردِ عمل کے طور پر کیا مقصود ہے۔ اس مطالبہ کی تکمیل "وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا" (اور یاد کرو نام اپنے رب کا اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو) سے کر دی ہے۔ اور ماسوا کی طرف توجہ کی جڑوں کو کاٹ کر رکھ دیا ہے۔ "رَاجِعُوْنَ" سے مراد "یَوْمِ الدِّیْنِ" والی حاضری بھی مراد ہے۔ جس کا ہر فرد پابند ہے۔ اب اس دن کی سختی و ندامت سے بچنے کے لئے رجعت محمودہ کا نشان و پتہ کرنا۔ تلاشِ معاش سے بھی بڑھکر ضروری ہوا۔ لفظ "رَاجِعُوْن" ایک حقیقت کو آشکارا کر رہا ہے۔ جس سے فرار نہیں۔ جیسے اس رب العالمین نے ہر بنی آدم کیا مومن کیا کافر کو نیستی سے ہستی میں لا کر طرح طرح کے انعام و اکرام اور سامانِ پرورش سے نوازا ہے۔ سب پر یکساں پیغمبر و ہادی و کتب الہامی سے رجوع الی اللہ کی نشان دہی کی ہے۔ اسی طرح "رَاجِعُوْن" کی حقیقت مقررہ وقت پر ہر بنی آدم پر کھل جائیگی۔ خواہ رضا و رغبت ہو یا الحاد و انکار۔ اس سے کسی کو جائے مفر نہیں۔ یہ پیش آنی ہی ہے۔ تو رجوع الی اللہ دو نوع پر ہوگا۔ ۱۔ رجعت محمودہ۔ ۲۔ رجعت قہقری۔

رجعت محمودہ

والدو گرد ... تھے جو کا استقبال اللہ تعالےٰ کی ذات

پاک کی طرف سے ہوتا ہے۔ حدیث قدسی کا جزو "جب میرا بندہ میری طرف ایک قدم آتا ہے۔ تو میں اسکی طرف دو قدم آتا ہوں۔ اگر وہ ایک ہاتھ آتا ہے تو میں دو ہاتھ آتا ہوں۔ اور اگر وہ چل کر آتا ہے۔ تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔" رجعت محمودہ کے کئی مقام ہیں۔

مقام اوّل اسم اعظم۔ ایمان لانے کے بعد خطاب ہوتا ہے۔ "تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ"۔ اور توبہ کرو اللہ تعالےٰ کی طرف سب کے سب۔ اے اہلِ ایمان۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔ عجائبِ عجیب ہے۔ کہ ایمان کے بعد توبہ۔ تو معلوم ہوا۔ کہ توجہ تامہ کے لئے کسی صاحب اجازت سے اسم اعظم کا اذن لینے کی طرف راہنمائی ہو رہی ہے۔ تاکہ ہوائے نفس کی تو تک ختم ہو جائے۔ ہر سانس میں ذکر اللہ ہو۔ اور انسان اِنَّا لِلّٰہِ کے مقصد کو پورا کرسکے۔ تاکہ اطمینان و تسکین قلب نصیب ہو۔ اور اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ کا دروازہ نظر آئے۔ اور وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا کا مقام رضا نصیب ہو۔

مقام دوم مشاہدہ۔ اسم اعظم کے ذکر سے حقائق کا اظہار شروع ہوتا ہے۔ توحید کے راہ رو مداومتِ ذکر کے بعد "رَاجِعُوْن" کی حقیقت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اسم اعظم سے جب انہیں کونین کی کنجی نصیب ہوتی ہے۔ اور رجعت کو حقیقتاً آزما لیتے ہیں۔ تو اطمینانِ قلب اس نوبت کو پہنچ جاتا ہے۔ کہ خشیتِ الٰہی طاری ہو جاتی ہے۔ تب یوم الدین کی تیاری کے لئے سامانِ تقویٰ کی شدت ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ایسے زندہ دلوں کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سامانِ تعلیم سے نوازا ہے۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

رَبِّ اَرِنِی کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ط قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ط قَالَ بَلٰی وَّلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ط...... وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ہ پ۳ ع۔ اور جب عرض کی ابراہیم علیہ السلام نے اے میرے رب مجھے دکھا دے۔ تو کیونکر مردے جلائے گا۔ فرمایا۔ کیا تجھے یقین نہیں۔ عرض کی یقین کیوں نہیں۔ مگر یہ چاہتا ہوں۔ کہ میرے دل کو قرار آجائے۔ فرمایا۔ تو اچھا چار پرندے لیکر اپنے ساتھ ملا لے۔ پھر اُن کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے۔ پھر انہیں بلا۔ وہ تیرے پاس چلے آئینگے۔ پاؤں سے دوڑتے۔ اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

تفصیل۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرندے لئے۔ مور۔ مرغ۔ کبوتر۔ کوا۔ انہیں بحکم الٰہی ذبح کیا۔ ان کے پر اکھاڑے۔ اور قیمہ کر کے ان کے اجزا باہم ملا دئیے۔ اور اس مجموعے کے کئی حصے کئے۔ ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھا۔ اور سر سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے۔ پھر فرمایا۔ چلے آؤ حکم الٰہی سے یہ فرماتے ہی وہ اجزا اُڑے اور ہر ہر جانور کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے۔ اور پرندوں کی شکلیں بنکر اپنے پاؤں سے دوڑتے حاضر ہوئے۔ اور اپنے اپنے سروں سے ملکر بعینہ پہلے کی طرح مکمل ہو کر اڑ گئے۔ سبحان اللہ!

مقام سوم۔ تجلیات ذاتیہ۔ پہلے ذکر سے اطمینانِ قلب نصیب ہوا۔ پھر مشاہدہ سے پختہ ہوا۔ اور ذکر و تقوٰی سے تزکیۂ نفس ہوا۔ تو بموجب حدیث قدسی "اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میں نہ آسمانوں میں سما سکتا ہوں نہ زمینوں میں۔ مگر عبد مومن کے دل میں"۔ دل میں ذات پاک کی جلوہ ریزیاں ہونے لگتی ہیں۔ یہ خواجہ وصل ہے۔ اطمینان و رجعت کے مقام کو اب پہچا[ن] (مگر یہ لذت ہے جس سے اہلِ کیف ہی شناسا[ہیں] یہ حال ہے، مقام نہیں۔ اگر تقوٰے میں ذرا کمی آ[ئی] تو حال ختم۔ اسی لئے اس اندیشہ کو ختم کرنے کے لئے "جہاد" کی برکتوں پر سے پردہ اٹھایا۔ اور تقو[ٰ]ی کو پیغام موت تک قائم رکھنے کا حکم ہوا۔ تب کہیں جا کر یٰۤاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ہ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً۔ "اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو۔ یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی"۔ خطاب فرمایا۔ دنیا میں کمالِ رجعت و اطمینان یہ خطاب ہے۔

مقام چہارم۔ رجعت کامل کا نظارہ یَوْمُ الدِّیْن ہی ہوگا۔ جبکہ دیدارِ الٰہی ہوگا۔ روح اور جسم کا رُواں رُواں لذت دیدار سے مخمور ہوگا۔ اور نسیانِ ما سوٰی کی حالت ہوگی۔ اور یہ رجعت و اطمینان ابد تک رہے گا۔ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ ہ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ ہ پ ع (کچھ منہ اس دن تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھتے) (نعمت عظمٰی) یہ بظاہر ہے تو ایک خاص دن کی کیفیت مگر یہ مقام ہے جو عطا ہو جانے کے بعد چھینا نہیں جائیگا۔ اَللّٰہُمَّ ارْزُقْنَاہُ۔ آمین۔

رجعت قہقری

دوسرا گروہ وہ ہے۔ جن کے دلوں پر شک و نفاق کا حجاب پڑ گیا ہے۔ اور ان کی حالت اور نشانی "فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ" (ان کے دلوں میں بیماری ہے

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

ہے۔ عقل و علم جو راہِ ہدایت کے ساز و سامان ہیں۔ ان کے حق میں "فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا" اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے ان کی بیماری کو" کا حکم رکھتے ہیں۔ یہ حجاب ان کے لئے ایک ایسا عذاب بن گیا ہے۔ کہ باوجود قدرت کے ظاہرہ نشانات کے "رجوع اِلی اللہ کی حقیقت سے اندھے ہیں۔ شک و نفاق کی امراض نے انہیں شفا سے مایوسی کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ عالم ذات الصدور ان کے متعلق فرماتے ہیں۔ "صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ" ان قلبی امراض کے سبب پیغمبر۔ ہادی۔ اور کتب الہامیہ جو سراسر ہدایت ہیں سے یُضِلُّ بِهٖ کَثِیْرًا کا شکار ہو کر اصل سے دور حجاب ظلمات کی طرف جا رہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے اس اعراض پر فرماتے ہیں۔ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ" جانے دو جدھر جاتے ہیں۔ ان کی منزل سوائے جہنم کے گڑھے کے اور کوئی نہیں۔ وہ نورِ ایمان سے اندھے "دَیْب" کے محجوب سمجھتے ہیں۔ کہ کوئی باز پرس نہیں۔ ہوائے نفس پر سوار جا رہے ہیں اس راستہ کی طرف جس کا دروازہ عبرتناک رجعت کی طرف کھلتا ہے۔ اور حکم ہوتا ہے۔ اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اِلٰی جَهَنَّمَ پ ۱۹ ع ۱ (وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل) حدیث شریف میں ہے۔ کہ آدمی تین طریقہ سے اٹھائے جائیں گے۔ ایک گروہ سواریوں پر۔ دوسرا گروہ پاپیادہ۔ اور ایک جماعت منہ کے بل گھسٹتی۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے۔ فرمایا جس نے پاؤں پر چلایا ہے۔ وہی منہ کے بل چلائیگا۔ دنیا میں نورِ ایمان سے اندھے آخرت میں دیدار الٰہی سے محروم اندھے اٹھینگے۔ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا پ ۱۵ ع ۵۔ اور حکم ہوگا۔ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ۔ (چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جسکی تین شاخیں۔ تفسیر اس سے جہنم کا دھوآں مراد ہے۔ جو اونچا ہو کر تین شاخیں ہو جائیگا۔ ایک کفار کے سروں پر ایک اُن کے دائیں اور ایک ان کے بائیں۔ اور حساب سے فارغ ہونے تک اُنہیں اس دھوئیں میں رہنے کا حکم ہوگا۔ جبکہ اللہ کے پیارے بندے اس کے عرش کے سایہ تلے ہوں گے۔ اسوقت رجعت قہقری والا گروہ انا للہ وانا الیہ راجعون کی سنت کو پورا ہوتے دیکھ لیں گے اور خواہش کرینگے کہ اے کاش ایک بار دنیا میں لوٹا دیئے جائیں۔ اے کاش ہم مٹی ہو جائیں۔ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ؛

اِرتحال

(۱) نہایت دلی رنج سے یہ خبر درج رسالہ کی جاتی ہے۔ کہ سرکار علی پوری نور اللہ مرقدہٗ کے دیرینہ غلام خادم خاص جناب حاجی محمد عبد اللہ صاحب بٹالوی جو سالہا سال سرکار علیپوری کے ہمرکاب حرمین الشریفین کی زیارت سے مشرف ہوتے رہے۔ چند دن بیمار رہ کر راہگرائے عالم جاودانی ہو گئے۔ مرحوم کے تین نوجوان لڑکے۔ اور ایک ناکتخدا دختر ہے۔ دعا ہے کہ مولائے کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں سرکار علی پوری نور اللہ مرقدہٗ کے قدموں میں جگہ عطا فرما دے۔

(۲) نہایت افسوس اور دلی اندوہ سے یہ خبر وحشت ناک درج کی جاتی ہے۔ کہ سرکار علی پوری نور اللہ مرقدہٗ کے نہایت مقبول غلام حاجی حافظ مہر بشیر احمد صاحب خلف حاجی مہر حاکم دین صاحب لائل پوری کی نوجوان اہلیہ ۲۴ ستمبر ۵۵ء کو چند دن بیمار رہ کر عالم بقا کو سدھار گئی۔ مرحومہ نہایت ہی صالحہ، پاک باز اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھی۔ تبلیغ

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

(از حضرت انصار الہ آبادی)

مدح نبی نہ جس سے ہو، ایسی زباں زباں نہیں ۔ سچ ہے یہ سر بسر، مگر میں کوئی غیب داں نہیں

یادِ رسولِ پاک میں مستِ مئے الست ہوں ۔ مجھکو ذرا بھی فرصتِ دولتِ دو جہاں نہیں

گردِ رہِ حجاز ہو اور میں سرفراز ہوں ۔ راہ سے بے نیاز ہوں حاجتِ کارواں نہیں

سنگِ درِ حبیبِ پاک وقفِ سجودِ شوق ہے ۔ اپنا سرِ نیاز ہی قابلِ سرِ آستاں نہیں

کہہ دو یہ مہر و ماہ سے اپنی ہی شکل دیکھ لیں ۔ سایۂ قدِ مصطفٰے جلوہ مہ رخاں نہیں

مرنے کا اہتمام ہے لب پہ نبی کا نام ہے ۔ زندگی رائیگاں نہ تھی موت بھی رائیگاں نہیں

نام ہمارا بحر میں آ سکے یا نہ آ سکے !!

شاہ کے مدح خواں ہیں ہم شاعرِ خوش بیاں نہیں

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

ترکِ دُنیا

فرمایا حضرت سلطان العارفین قدس اللہ مرقدہٗ نے کہ اگر دُنیا کچھ اچھی چیز ہوتی۔ تو جناب حبیب کبریا حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم و اہل بیت علیہم الصلوٰۃ والسلام اس کو قبول فرما لیتے۔ اور اختیار کرتے۔ آپ نے اپنی تمام تصنیفات میں راہزنوں یعنی نفس، شیطان، دُنیا کو تین طلاق دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ اگر فرعون بھوکا ہوتا۔ تو بھول کر بھی خدائی دعوے نہ کرتا۔ اگر یزید کو امارت اور حکومت کا حصہ نہ ملتا اور غریب ہوتا تو کبھی آلِ حضرت رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم نہ کرتا۔ اور سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی بیعت سے انکار نہ کرتا۔ فرمایا آپ نے کہ ایک روز حضرت بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک صبح اپنے مریدوں کو فرمایا۔ کہ آج رات مجھے عبادت الٰہی میں لطف حاصل نہیں ہوا۔ تلاش کی جاوے کہ کہیں حجرے میں دنیاوی اسباب کو رات تو نہیں آگیا۔ حسب فرمان ڈھونڈا دیا گیا۔ مگر کہیں کوئی چیز نہ ملی۔ آپ نے حکم فرمایا کہ تمام اسباب نکالو۔ یہ شامت دنیاوی کے بغیر وسوسہ در شغل عبادت نہیں آسکتا۔ جب مصلا اٹھایا گیا تو نیچے خرما کا ایک دانہ نکلا۔ جو آپ کے پیش کیا گیا۔ آپ نے ہاتھ پر رکھ نصیحت آموز تقریر فرمائی۔ کہ جس فقیر کے گھر میں اس قدر دنیا رات رہ جاوے ... کا حفظ کیونکر حاصل ہو سکتا ہے

وہ فقیر نہیں بلکہ لالچی ہے۔ یہاں ایک اور بے مثال مثال یاد آتی ہے۔ کہ ایک بادشاہ نے اپنی اکلوتی بیٹی جو کہ نہایت پارسا تھی کی شادی ایک درویش سے کر دی۔ وہ درویش اُسے اپنی جھونپڑی میں لے آیا۔ اور فرش تنکوں کا بنا ہؤا تھا۔ اس پر بٹھلا دیا۔ شہزادی بہت روئی اور واویلا کرنا شروع کیا۔ اس درویش نے سوال کیا۔ کہ شائد بی بی اس لئے افسوس کے ساتھ نالہ کرتی ہے کہ اسکی شادی بجائے شہزادہ کے ایک غریب درویش سے کر دی۔ جہاں تکیہ نہ چارپائی ہے۔ فقط ایک گودڑی اور ایک فرش معمولی تنکوں کا۔ اُس لڑکی نے جواب دیا کہ میں اس لئے تو نہیں رو رہی۔ کہ بادشاہ نے میری شادی درویش سے کیوں کر دی۔ بلکہ اس لئے رو رہی ہوں کہ تو درویش نہیں ہے۔ بلکہ لالچی ہے۔ تیرے سے تو کتا بھی بہتر ہے۔ دیکھ تو نے گودڑی میں روٹی رکھی ہوئی ہے۔ وہ محض اس لئے کہ صبح کھاؤں گا۔ تجھے رزاق مطلق پر اتنا بھی بھروسہ نہیں کہ وہ تجھے صبح روزی عطا کرے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کو سالکوں اور راہبریانِ معرفت نے بہت ہیچ چیز اور ناپاک قرار دیا ہے۔

واضح رہے۔ کہ بزرگانِ دین نے فقر کے بارے میں بہت کچھ تحقیق سے کام لیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ دولتمندی فقر سے اچھی ہے۔ کہ اس سے دل کو فراغت حاصل ہوتی ہے۔ صدقہ خیرات حج وغیرہ فریضہ و واجبات ادا ہوتے ہیں۔ دنیا داروں میں معزز سمجھا جاتا ہے۔ دولت

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

مندی کے اور بہت سے فائدے بیان کئے ہیں. لیکن بعض کی رائے ہے. کہ فقر دولتمندی سے بہتر اور افضل ہے. بالآخر باتفاق رائے پاس ہوئی. کہ فقر دولت مندی سے اچھا ہے. اس واسطے کہ تمام نبیوں نے فقر حاصل کیا۔ اور دنیا ترک کی یہاں تک کہ حضرت سلیمان علیہ السلام لباس صوف کا پہنا کرتے تھے۔ اور جَو کی روٹی کھاتے تھے. لیکن پھر بھی دنیاوی جاہ وجلال کے واسطے اخبار و آثار میں آیا ہے۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک ہزار سال بہشت کے دروازہ پر اس میں داخل ہونے کے منتظر کھڑے رہیں گے۔ اور تمام نبیوں اور رسولوں کے بعد بہشت میں داخل ہوں گے۔ حضرت سیّد المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل بیت۔ خلفائے راشدین اور اصحابِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے عادات دیکھنے چاہیں. کہ انہوں نے کیسا کیسا مجاہدہ کیا اور زہد سے کام لیا۔ اس بارے میں کئی کتابیں لکھی ہیں. اگرچہ اس موقعہ پر مختصر ذکر بھی کروں تو ایک علیحدہ کتاب مرتب ہوتی ہے. لیکن پھر بھی جذبات شوق کے سبب جناب موجبِ تخلیق آدم سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زہد ومجاہدات کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا. سبحان اللہ وبحمدہٖ کہ جس مقدس ہستی کے سر پر لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کا تاج ہو۔ اور جس کے بدن مبارک پر لَوْلَاکَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ کی قبا ہو۔ اور جس کے کندھوں پر وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کی چادر ہو۔ وہ اس دنیا کے اس قدر ظلم وستم اور رنج ومصائب اٹھائے. زہد کمائے اور دنیا کو ترک کرے

چنانچہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ذکر کیا گیا. کہ عام طور پر حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ ہر وقت ستر ہزار اونٹ سونے کے لدے ہوئے رہتے تھے. جن سے رعایا کو تقاوی پر روپیہ دیتے تاکہ ملک آباد ہو۔ اور پھر واپس لیتے یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی تنگی کا خیال کر کے افسوس کیا۔ اور طبع مبارک پر ملال آیا۔ اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا. کہ جب کبھی طبع پر ملال ہوتا وحی نازل ہوتی۔ ؎

بہرِ وصلِ دوست تعویذ و دُعا درکار نیست
میلِ دل از سدرہ مے آرد فرو جبریل را

یعنی دوست کے وصل کے لئے تعویذ اور دعا کی ضرورت نہیں صرف میلانِ دل ہی جبریل کو سدرہ سے اتار لاتا ہے۔

(منشی نوردین جماعتی نقشبندی۔ خریداری نمبر 296 حال موضع بیک ڈاکخانہ خاص تحصیل سرگودہا)

بقیہ حکایات الصالحین!

صفحہ ۲۴ سے آگے

جو نئے کوزے سے ٹھنڈا پانی پیئے۔ پھر میں نے وُہ کوزہ پھینک دیا۔ اور اس کو توڑ دیا۔ جب میں بیدار ہُوا۔ تو کوزہ ٹوٹا ہُوا تھا۔ اور پانی بہہ رہا تھا۔

بجواب کیلئے کارڈ یا جوابی ...
جملہ خط وکتابت و ترسیل زر
بنام حاجی مہر عبدالحق منیجر رسالہ الوکر الصوفیہ روانہ کی جائے

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

نعت شریف

(از محمد کرم الٰہی)

حبیبی سیدی سویم نظر کُن
خراب حال مارا نیک تر کُن
کریما سوئے ایں بیکس نظر کُن
شب تاریک را دور سحر کُن
نگاہِ پاکت حل مشکلات است
محالم حال کن ہم سہل تر کُن
حبیب اللہ در رحمت عالمینی
برحمت سوئے ایں عاجز نظر کُن
تو نوری نور بخش ہر دو عالم
منور جان مارا سر بسر کُن
تو نور از نور رب العالمینی
منور سینہ ام را سر بسر کُن
اگر خواہی بحشر سرفرازی
بدل دربانی شاہِ بحر و بر کُن!
اگر محبوب رب خواہی کہ باشی
بجان اتباع ہم خیر البشر کُن
مشرف کردہ سہ بار سوالی
خدایا رحم ہم بارِ دگر کُن
ولی اللہ محبوب خدا اند
ز بد ظنی ایشاں بس حذر کُن
غلام شاہِ جماعت علی ام
طفیل خواجگاں سویم نظر کُن
کرم کردی چوں بر کرم الٰہی
الٰہی کرم تا یوم الحشر کُن

نعت شریف

رسولِ ہاشمی عالی مقامے
امام الانبیاء شیریں کلامے
رفیع شان حضرت من چہ گویم
کہ عرش رب اکرم زیر گامے
کمال حضرت احمد چہ پرسی
خدا داند کمالش لا مقامے
نبوت ختم شد بر ذات پاکش
مکمل دین و انعامے تمامے
شفیع عاصیاں روزِ قیامت
قسیم کوثر و تسنیم جامے
نگاہش دوربیں از عرش اعظم
ز ارض و تا سما بودش دو گامے
دلاں را زندگی از لطف نظرش
وجا ہا پر ضیا از نوری جامے
خدا معطی تو قاسم فضل مولا
کہ لطفت عام شد بر خاص و عامے
رساں بر روضۂ ختم رسولاں
سلامے اے صبا از ما سلامے
محبت پیر ذکر و فکر ہر دم
رساند مر ترا عالی مقامے
غریب و تشنہ است کرم الٰہی
عطائش کُن خدا را یک دو جامے

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

بِسْمِ اللهِ الْغَنِیِّ عَزَّوَجَلَّ ط

۱۳۷۵ھ

از عالیجناب حضرت مولانا الحاج جناب حامد حسن قادری۔ کراچی ۳۲/۲۶ جہانگیر روڈ الیسٹ

جناب مولنٰا الحاج حضرت صاحبزادہ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کے فرزند ارجمند کی ولادت باسعادت کے متعلق تاریخیں

تاریخ جلوۂ مسرت

تہنیتِ ارجمندی ولادت فرزند

۱۹۵۵ء

بخدمت عظیم البرکت مولنٰا الحاج صاحبزادہ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری دامت برکاتہم

هُوَ الْجَمِیْلُ وَلَا مِثْلَ لَهٗ وَلَا مِثَالَ

۱۳۷۵ھ

مبارک حضرت حیدر کو فرزند
کہ روشن دل بھی ہے آنکھیں بھی گھر بھی

نہالِ آرزو کا گُل بھی ہے یہ
یہ ہے نخلِ تمنا کا ثمر بھی

حضورِ قبلۂ عالم کا ہے نور
تجمل ہے شمس بھی اس سے قمر بھی

ہیں شاداں حضرت اولادِ حسین آج
یہ ہے ان کی دعاؤں کا اثر بھی

لکھا سالِ ولادت قادری نے
"سرورِ دل بھی ہے نورِ نظر بھی"

(ہدیۂ راقم حامد حسن قادری [illegible])

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

چوتھا سالانہ عُرس مُبارک اعلیٰ حضرت امیرِ ملت مجدّد قطب زماں مولانا الحاج صُوفی پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قدس سرہٗ العزیز

حسب سابق اعلیٰ حضرت امیرِ ملت قطبِ زماں محبوب ربانی الحاج صوفی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری کا چوتھا عرس پاک زیر صدارت فضیلت مآب حضرت صاحبزادہ حافظ سید محمد حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ انوار بتاریخ ۷۔۸۔۹ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ مطابق ۲۶۔۲۷۔۲۸ اگست ۱۹۵۵ء بمقام جماعت منزل ۲۹ بیرون ٹکسالی دروازہ لاہور منعقد ہوا۔ عرس پاک کا انتظام حضرت امیر ملت کے خلیفہ مجاز حاجی صوفی غلام جیلانی عفی عنہ نقشبندی۔ مجددی۔ جوڑوی جماعتی نے فرمایا۔

بروز جمعہ ۲۶ اگست ۵۵ء بعد نماز عصر قرآن خوانی ہوئی۔ اور بعد نماز مغرب لاہور کے یتیم خانہ کے طلبا۔ یارانِ طریقت و حاضرین کو کھانا کھلایا گیا۔ اس کے بعد ختم خواجگان اور مجلس میلاد شریف ہوئی۔ سلام اور دعا کے بعد تقریباً ۱۲ بجے مجلس برخواست ہوئی۔

بروز ہفتہ مورخہ ۲۷ اگست ۵۵ء بعد نماز مغرب تلاوت قرآن مجید سے جلسہ شروع ہوا۔ نعت خوانی کے بعد حضرت مولانا مولوی سید محمود شاہ صاحب گجرات نے بصیرت افروز وعظ فرمائی۔ حاضرین نے نہایت خاموشی کے ساتھ اُن کے مواعظ حسنہ کو سُنا اور مستفید ہوئے۔ اُن کے بعد حضرت مولانا مولوی مہرالدین صاحب نقشبندی مدرس حزب الاحناف نے اعلیٰ حضرت امیر ملت کے حالاتِ زندگی اور ان کے فیض کی برکات بیان فرمائیں۔

عُرس پاک کے تیسرے دن بروز انوار مورخہ ۲۸۔ اگست ۵۵ء کو بھی بعد نماز مغرب تلاوت قرآن مجید سے جلسہ شروع ہوا۔ جناب محمد سلیم صاحب جماعتی۔ جناب ظہیر الدین صاحب اظہر جماعتی۔ جناب مولوی نیاز احمد صاحب۔ کرامت علی صاحب جماعتی اور دیگر نعت خواں حضرات نے نعت سرور کائنات فخر موجودات سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ اور حضرت مولانا مولوی غلام حیدر صاحب ہیرا سنگھ منڈی۔ مولانا خالد صدیقی صاحب انجمن نوتانیہ نے بصیرت افروز وعظ فرمایا۔ اعلیٰ حضرت امیر ملت کے خادم مولوی عبدالعزیز صاحب نے حضور کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور اولیائے کرام کے حالاتِ زندگی اپنے مخصوص انداز میں بیان فرما کر حاضرین کو مستفید فرمایا۔ اُن کے علاوہ حضرت حاجی صوفی غلام جیلانی صاحب نے "نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں" آپ بیتی کے ایک دو واقعہ جن کا تعلق اعلیٰ حضرت امیر ملت کی ذات گرامی سے تھا۔ اور اعلیٰ حضرت کے نظرِ کرم سے اُن کی زندگی میں اہم تبدیلیاں واقع ہونے کا ذکر فرمایا۔ اور حضرت

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

امیر ملت کی کرامات بیان فرمائیں۔ رات کے ایک بجے تک نعت و وعظ کا سلسلہ جاری رہا۔ بعد ازیں جناب صدر نے شہادت امام حسین ؓ کو نہائیت عالمانہ پیرائیہ میں بیان فرما کر حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ حضرت صوفی حاجی غلام جیلانی صاحب غفرلہ نے حضور کے چند غلاموں کیلئے دستار خوشنودی پیش فرمائیں۔ جو حضرت سجادہ نشین صاحب مدظلہ العالی نے اپنے دست مبارک سے بندھوائیں۔ اور چند ایک کو تبرکاً روپیہ بھی دلوائے گئے۔

نعت شریف حضور کائنات کے بعد سلام پڑھا گیا۔ آ[illegible] فضیلت مآب حضرت سجادہ نشین صاحب [illegible] ایصال ثواب اور دعا فرمائی۔ تقسیم تبرک کے [illegible] تقریباً ۲ بجے شب جلسہ برخواست ہوا۔ اللہ تعا[لیٰ] حضور قبلہ عالم کے طفیل سب کو ایسے نیکی کے کامو[ں] میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور حضور کا فیض تا قیامت جاری رہے۔

(چوہدری محمد عبداللہ جماعتی نقشبندی سنت نگر۔ لاہور)

حمد

خدا ہی خدا ہے پرستش کے لائق
وہی ہے وہی سب جہانوں پہ فائق
وہی پیدا کرتا وہی مارتا ہے
محافظ ہے سوتا نہیں جاگتا ہے
زمان و زمیں سب اُسی نے بنائے
مکان و مکیں سب اُسی کے ہیں سائے (ظلال)
یہ دنیا اور اس کے مظاہر پیارے
ہیں موجود سارے اسی کے سہارے
وہی ایک مالک ہے روز جزا کا
وہ حاکم ہے حکام ارض و سما کا
وہ معبود برحق ہے کون و مکاں میں
اسی کا ہے چرچا زمین آسماں میں
ازل سے ابد تک اُسی کی حکومت
اُسی کی ہے لازم عبادت اطاعت
جو چاہے کہ دنیا کا فرماں روا ہو
اسے چاہیئے کہ مطیع خدا ہو
مسلمان وہ طالب حق نہیں ہے

(راقم فقیر محمد اللہ دتا طالب ازیکی[illegible])

پاکستان ڈے۔ آزادی کا دن

للہ الحمد آیا آزادی کا دن
یعنی پاکستان کی آبادی کا دن
حق نے اپنے فضل سے بخشا ہمیں
یہ سرور و فرحت و شادی کا دن
جوئے شیریں سے ہوئے سیراب ہم
خوش ثمر لایا ہے فرہادی کا دن
کٹ گیا سب سلسلہ آہنی
کٹ گیا وہ حکم فولادی کا دن
بول بالا پھر سے ہوا اسلام کا
ہو نصیب کفر بربادی کا دن
غلبۂ اسلام ہو پھر چار سو
پھر سے آئے امن و آبادی کا دن
پرچم اسلام کے سائے تلے
سب منائیں اہل کے آزادی کا دن
کیا مبارک ہے یہ پاکستان ڈے
بار بار آئے یہ آزادی کا دن
طالب امن جہاں کہو اسطے

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

(از مولوی غلام رسول گوہر جماعتی ایڈیٹر ماہنامہ تبلیغ قصور

حکائیت۔ حضرت ابراہیم ابن ادہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ میں نے حج کا ارادہ کیا۔ اور کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی عزت وکرامت اس سے بہت زیادہ ہے۔ کہ عام لوگوں کی طرح پاؤں سے چل کر جاؤں۔ وہاں اپنی آنکھوں اور سر سے چل کر جاؤں گا۔ چنانچہ اس مبارک سفر میں جہاں میں قدم رکھتا تھا وہاں سجدہ کرتا۔ اور پھر دوسرا قدم اٹھاتا۔ یہاں تک کہ میں سات برس کی مدت میں بیت اللہ شریف میں پہنچا۔ وہاں کیا دیکھا۔ کہ بیت اللہ شریف اپنی جگہ پر نہیں۔ میں حیران ہوا۔ کہ وہ کہاں گیا ہے۔ غیب سے آواز آئی۔ ہماری ایک بندی رابعہ بصریہ آرہی ہے۔ بیت اللہ شریف اس کے استقبال کے واسطے گیا ہے۔ جب رابعہ مکہ میں آئی تب بیت اللہ شریف بھی آگیا۔ میں نے کہا۔ اے رابعہ! تو نے یہ کیا شور ڈالا ہے۔ اس نے کہا۔ میں نے کوئی شور نہیں ڈالا۔ شور تو تُو نے ڈالا ہے۔ کہ ایک ایک قدم پر نماز پڑھتا آیا ہے۔ اے ابراہیم! میرے اور تیرے درمیان بس یہ فرق ہے۔ کہ تو نماز کے ساتھ آیا ہے۔ اور میں نیاز کے ساتھ آئی ہوں۔

حکائیت۔ حضرت مولنٰا محبوب عالم صاحب اور ایک اور صاحب انبالہ شریف میں حضرت سائیں توکل شاہ صاحب کی خدمت میں بیعت کے ارادے سے حاضر ہوئے۔ مغرب کی نماز حضرت سائیں توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے انہوں نے پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے۔ تو انہوں نے آپس میں کہا۔ کہ یہ شخص تو قرآن شریف بھی صحیح نہیں پڑھتا۔ اسکی کیا بیعت کریں۔ رات کو انہیں احتلام ہوگیا۔ سردیوں کا موسم تھا۔ صبح کو اٹھکر باہر ایک ندی پر غسل کرنے کے واسطے گئے۔ کپڑے اتار کر پانی میں اتر گئے۔ پانی بڑا ٹھنڈا تھا۔ جنگل کی طرف سے ایک شیر آیا اور اُن کے کپڑوں پر بیٹھ گیا۔ مولوی صاحبان گھبرائے کہ اب کیا ہوگا اگر باہر نکلیں۔ تو شیر نہیں چھوڑے گا۔ اور اگر پانی میں رہیں تو پانی ہلاک کر دیگا۔ اِس فکر میں تھے۔ کہ حضرت سائیں توکل شاہ صاحب رح تشریف لائے۔ اور شیر کی گوشمالی کی اور کہا۔ بے حیا تو ہمارے مہمانوں کو تنگ کرتا ہے۔ شیر نے معذرت کے طور پر اپنا سر قدموں پر رکھا۔ اور پھر جدھر سے آیا تھا ادھر چلا گیا۔ آپ نے مولوی صاحبان کو کہا باہر آجاؤ۔ اور اپنے کپڑے پہنو۔ مولوی صاحبان نے جب حضرت سائیں توکل شاہ صاحب رح کی یہ کرامت دیکھی۔ تو آپ کی ولائیت کے قائل ہوئے۔ اور اپنی بات کی معافی مانگی۔ آپ نے فرمایا۔ مولوی صاحبان ہمارے تمہارے درمیان بس یہی فرق ہے۔ کہ تم نے اپنی زبانوں کو صاف کیا ہے۔ اور ہم نے اپنے دلوں کو صاف کیا ہے۔ حضرت مولنٰا محبوب عالم تو آپ پر اس قدر

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

فریفتہ ہوئے۔ کہ ملازمت ترک کر کے صرف آپ ہی
کی ملازمت کو اختیار کیا۔ ایک دن عرض گذاری حضور
جس طرح خدام درگاہ کسی نہ کسی کام کو کرتے ہیں آپ
اس ناچیز خادم کو بھی کوئی کام فرماویں۔ آپ نے فرمایا۔
تم مولوی صاحب ہو تمہیں کیا کام بتاؤں۔ اچھا اگر
تمہاری مرضی ہے۔ تو حدیث کی کتاب پڑھکر سنایا
کرو۔ مولوی صاحب نے پہلے دن ایک حدیث کو
پڑھکر ترجمہ کرنا شروع کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ ہونہہ
ہونہہ۔ پڑھتے جاؤ ہم سمجھتے ہیں۔ ایک دن مولوی
صاحب نے ایک حدیث پڑھی۔ تو سائیں صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ مولوی صاحب یہ حدیث
نہیں ہے۔ جب تحقیق کی گئی تو ثابت ہوا۔ کہ وہ
واقعی حدیث نہیں ہے۔ مولنا صاحب نے عرض
کی حضرت آپ نے ظاہری علم تو پڑھا نہیں۔ آپ کو
کس طرح معلوم ہوا۔ کہ یہ حدیث نہیں۔ آپ نے
فرمایا مولوی صاحب جو حدیث ہے اس کے انوار
عرش الٰہی تک پرواز کرتے نظر آتے ہیں۔ اس میں
انوار نہیں ہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ یہ حدیث نہیں ہے۔

حکائیت۔ راقم الحروف غلام رسول گوہر جماعتی دو کوہا
سادات ضلع جالندھر میں مدرسہ ضیاء العلوم میں مدرس
تھا۔ وہاں ایک بعمر سفید ریش شاہ صاحب تھے۔
جن کا نام سید جماعت علی شاہ صاحب تھا وہ
میرے پیر بھائی بھی تھے۔ اس واسطے بڑی محبت
کے ساتھ مجھ سے ملتے یا کبھی مجھکو اپنے پاس بلاتے۔
انہوں نے بیان کیا۔ کہ حضرت امیر ملت سرکار علی
پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کرنے سے پہلے میں
وہابیوں کی طرح حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی
ولائیت کا منکر تھا۔ ایک دفعہ میں امرتسر گیا۔ اور جب واپس
آنے کے واسطے اسٹیشن پر آیا۔ تو وہاں بے پناہ
ہجوم دیکھا۔ جو کسی شخص کو ریل پر سوار کرنے آیا ہوا تھا
دریافت کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت امیر ملت
سرکار علی پوری قدس سرہ العزیز حیدر آباد تشریف
لے جا رہے ہیں۔ اور یہ ہجوم آپ کو الوداع کرنے
کو اسٹیشن پر جمع ہوا ہے۔ جب گاڑی چھوٹنے لگی
تو میں بھی حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے ڈبہ میں
بیٹھ گیا۔ اور دل نے چاہا۔ کہ اگر آپ ولی ہیں۔ تو کوئی
کرامت دکھائیں۔ آپ نے مجھے بڑی محبت اور خلق
عظیم سے شاہ صاحب کہکر اپنے پاس بٹھایا۔
مجھے اس سے کچھ اطمینان ہوا۔ کہ آپ کو میرا شاہ صاحب
ہونا تو معلوم ہو گیا۔ حالانکہ اس سے پہلے میری اور آپ
کی کوئی ملاقات نہیں تھی۔ جب میری طبیعت آپ کے
خلق کی وجہ سے آپ کے ساتھ کھل گئی۔ اور جو حجاب
اور تکلیف تھا وہ جاتا رہا۔ تو میں نے عرض کی۔ کہ
حضرت کوئی کرامت دکھائیں۔ آپ نے فرمایا کرامت
دیکھکر کیا کرو گے۔ اور پھر آپ خاموش ہو گئے۔ یہاں
تک کہ ریل دریائے بیاس کے پل پر آ کر رک گئی۔ میں
حیران تھا۔ کہ یہ ڈاک پل پر آ کر کیوں رک گئی ہے
آپ نے فرمایا۔ شاہ صاحب نیچے اتر کر دریا سے
پانی کا ایک لوٹا بھر لاؤ۔ میرا جی تو اترنے کو نہیں
چاہتا تھا۔ کیونکہ ڈر تھا۔ کہ میرے اترنے کے بعد
ریل چل پڑے اور میں رہ جاؤں۔ لیکن آپ نے
اصرار کیا۔ تو میں لوٹا لے کر نیچے اترا۔ اور دریا سے
بھرا اور سوار ہو گیا۔ اور میں نے دیکھا کہ ریل اپنی پوری
رفتار سے چل رہی ہے۔ گویا کہ وہ ٹھہری ہی نہیں

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

نکہ ریل اگر ٹھہر کر چلے۔ تو پہلے آہستہ آہستہ چلتی
ہے۔ اور پھر تیز ہوتی ہے۔ جب ریل جالندھر کے
سٹیشن پر ٹھہری۔ تو اتر کر مَیں نے مسافروں سے
امرتسر سے آ رہے تھے ریل کے دریائے بیاس
کے پل پر ٹھہرنے کی وجہ پوچھی۔ تو وہ میرا مذاق اڑانے
لگے۔ کہ تجھے کیا ہوگیا ہے۔ یہ تو ڈاک ہے چھوٹے
چھوٹے اسٹیشنوں پر نہیں ٹھہرتی۔ دریائے بیاس
کے پل پر کیسے رک سکتی ہے۔ ایک بزرگ صورت
نے جو اسی ریل پر سوار تھا۔ اس نے مجھے کہا۔
کہ یہ ایک راز ہے۔ جن سے تم پوچھتے ہو ان کو معلوم
نہیں ہے۔ یہ اپنے ساتھی ہی سے جا کر پوچھو۔
ان کو پتہ ہے۔ مَیں پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔
اور عرض کی۔ حضرت آپ میری حیرانگی کو دُور فرمائیں یہ
کیا وجہ تھی۔ کہ دریائے بیاس پر ریل رک گئی تھی۔ اور
آپ نیچے اتر کر پانی کا لوٹا بھی بھر کر لایا۔ اور جب اوپر چڑھا
تو گاڑی اپنی پوری رفتار سے چل رہی تھی۔ آپ نے
فرمایا۔ شاہ صاحب اِسی کو تو کرامت کہتے ہیں۔ پھر
مَیں آپ پر بجان و دِل فریفتہ ہوگیا۔ اور وہیں اسٹیشن
پر آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہونے کا شرف
حاصل کیا۔

حکایت۔ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمتہ
اللہ علیہ سے ان فضائل و انعامات کا سوال کیا گیا۔
جو اللہ تعالےٰ نے ان پر کئے تھے۔ انہوں نے کہا۔
مجھ میں طاقت نہیں کہ ان انعامات کو بیان کروں۔ جن
سے میرے رب نے مجھ کو نوازا ہے۔ لیکن مَیں اپنے
اپنے نفس کے ایک حال کو بیان کرتا ہوں۔ کہ ایک
رات مَیں نے نماز کے واسطے کھڑے ہونیکا ارادہ کیا۔
تو میرے نفس نے بمقدار سبحان اللہ کہنے کے سستی کی پھر
مَیں کھڑا ہوا۔ اور سوچنے لگا۔ کہ یہ سستی کہاں سے حاصل
ہوئی۔ آخر مجھے معلوم ہوا۔ کہ مَیں نے اپنی عادت سے
زیادہ پانی پیا ہے۔ پھر مَیں نے نذر مانی۔ کہ ایک سال
تک پانی نہ پیونگا اور نہ دودھ۔ ایک سال گذر گیا۔ اور
اس عرصہ میں مَیں پانی اور دودھ کے نزدیک نہ گیا۔ اور
جب پیٹ کی حرارت بوجہ پیاس کے سخت ہوئی۔ تو مَیں
ایک چلو قدر پانی لیتا اور اس میں مٹی کو ڈالتا تاکہ
پانی پانی نہ رہے۔ پھر اس کو اپنے منہ میں رکھتا۔ یہاں تک
کہ حلق تر ہو جاتا۔ اور نفس کو کہتا اپنے رب کی عبادت کرتا
رہ۔ ورنہ مَیں تمہیں کھانا اور پانی کبھی نہیں دوں گا۔

حکایت۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ
علیہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں ایک دن اپنے استاد سری سقطیؒ کے
پاس گیا۔ اور ان کو غمناک اور فکرمند پایا۔ مَیں نے سوال کیا کہ
آپ کس فکر میں ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ بیٹا! کل ایک واقعہ میرے
ساتھ پیش آیا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ میرا نفس ٹھنڈے کوزے
میں ٹھنڈے پانی کو ایک مدت سے چاہ رہا تھا۔ کل
مَیں نے اپنی بیٹی کو بازار کی طرف بھیجا۔ اس نے ایک
کوزہ خریدا۔ اور اسکو دھو کر پانی سے بھر کر لائی۔ مَیں نے
اس سے لیکر اس کو رکھدیا۔ تاکہ ٹھنڈا ہو جائے جب
مَیں اپنے اوراد سے فارغ ہوا۔ تو مجھے نیند نے آدبایا۔
مَیں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میرے گھر میں ایک حور داخل
ہوئی ہے۔ جس کے سر پر تاج ہے۔ اور پرتکلف
لباس پہنے ہوئے ہے۔ اور بے حد حسین ہے۔ اس
کے حسن اور چمک نے مجھ کو حیران کر دیا۔ مَیں نے پوچھا
تو کس کے واسطے ہے۔ اس نے مجھ سے منہ پھیر لیا
اور کہا۔ مَیں اس کے واسطے نہیں ہوں۔ بقیہ صفحہ ۱۲ پر

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

روئیداد عرس اعلیٰ حضرت امیر الملت قبلۂ عالم رضی اللہ عنہ علی پوری بمقام کوہاٹ

مثل سالہائے ماسبق کی طرح امسال بھی اعلیٰ حضرت امیر الملت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ علی پوری کا عرس شریف منایا گیا۔ امسال حضرت مولانا الحاج سید محمود شاہ صاحب نے تجویز پیش کی۔ کہ نہ صرف نان تنور ہو بلکہ نان نور بھی ہونی ضروری ہے۔ تاکہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی روح مبارک کی خوشنودی کا باعث ہو۔ چنانچہ حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری خطیب جامع مسجد راولپنڈی کو دعوت دی گئی۔ اور ان کی فرصت کے پیش نظر تقریب ۱۸۔۱۹ ستمبر کو منائی گئی۔

تقریب ۱۸ ستمبر بروز اتوار ۲ بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے لئے پارے تقسیم کئے گئے۔ بعد از نماز عصر ختم ہائے شریف پڑھے گئے۔ اور قرآن مجید کے ختم جمع کئے گئے۔ قرآن مجید کے ساٹھ ختم۔ ایک باون پارے۔ درود شریف ایک لاکھ تینتالیس ہزار۔ اسم ذات کے چوبیس ہزار کے پچاس ختم۔ تین ختم دلائل الخیرات۔ دو ختم سورۃ یٰسین شریف جمع کرکے ایصال ثواب کیا گیا۔ باران رحمت نے قبولیت کا مژدہ سنایا۔ اور ترشح کرکے موسم کو خوشگوار کردیا۔ اس کے بعد پلاؤ زردہ حاضرین کو کھلایا گیا۔ یاران طریقت غربا اور دیگر لوگوں نے خوب سیر ہوکر کھایا۔ ایک ہزار سے زائد کا اندازہ کیا گیا۔ اس کے بعد نماز عشاء کے بعد نعت خوانی ہوئی۔ اور مولانا موصوف کا وعظ ہوا۔ جس کا ملخص علیحدہ ارسال ہے۔ یہ تمام تقریب حضرت حاجی پیر سعید شاہ صاحب نوری خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے مکان پر بمقام گڑھی نیوریاں منائی گئی۔ نیوری خاندان کے سادات مہمانوں کی خدمت میں پیش پیش تھے۔ الحاج مولانا سید محمود شاہ صاحب ہزاروی کی توجہ۔ حاجی محمد عبداللہ کی سعی بلیغ اور دیگر کارکنان کی کوشش سے تقریب نہایت احسن طریقہ پر منائی گئی۔ جملہ یاران طریقت نے اس کار خیر میں ہاتھ بٹایا۔ دوسرے روز شام کو ترشح ہوکر موسم کو خنک کرگیا۔ اور بعد از نماز عشاء حضرت مولانا کی دوسری تقریر ہوئی۔ جس کا ملخص علیحدہ ارسال ہے۔ اس طرح یہ تقریب بڑی شان و شوکت سے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر منائی گئی۔ افسوس کہ حاجی سرور خاں صاحب خلیفہ مجاز سرکار علی پوری بوجہ علالت شریک نہ ہوسکے۔ ان کے لئے دعائے صحت کی جائے۔

(محمد فاضل عفا اللہ عنہ)

بقیہ ارتحالات

تین نابالغ کم سن بچیاں چھوڑ گئی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں عالی مقام عطا فرمادے اور پس ماندگاں کو صبر جمیل عطا فرمادے۔ تمام ناظرین رسالہ کی خدمت میں التماس ہے کہ مرحومان کے لئے بخشش کی دعا فرمادیں۔ آمین

جن حضرات کے ذمہ چندہ رسالہ بقایا ہے براہ کرم جلدی ادا

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.org www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

قدوۃ السالکین اعلیٰحضرت امیر الملت قبلہ عالم علی پوری رضی اللہ عنہ

کی تقریب عرس مبارک پر حضرت مولانا الشاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری مدظلہ خطیب جامع مسجد راولپنڈی کے حسب ذیل مواعظ کو...

یہ وعظ ۸ ستمبر بروز اتوار بعد از نماز عشاء بر مکان حاجی پیر سید شاہ نوری خلیفہ مجاز اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ علی پوری بمقام گڑھی ہوریاں کوہاٹ !!

تسمیہ و ادعیہ کے بعد آپ نے آیہ کریمہ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب پڑھی۔ اور فرمایا۔ اعلیٰحضرت امیر الملت قبلہ عالم علی پوری رضی اللہ عنہ مجھ پر خاص عنایات فرمایا کرتے تھے۔ آخری ملاقات ۱۹۴۹ء میں مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ جہاں حضور نے مجھے خاص عنایات سے نوازا۔

فرمایا حضرت خواجہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیرازی کا ارشاد ہے۔

بمے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

شیخ رموز طریقت اور اس کے کٹھن راستہ سے واقف ہوتا ہے۔ مرید اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب شیخ کے ارشاد پر بے چون وچرا عمل کرے۔ مثال کے طور پر ایک مریض ڈاکٹر کے پاس آنکھ کے اپریشن کے لئے جاتا ہے۔ ڈاکٹر کہتا ہے کہ اپریشن کے وقت ہلنا نہیں۔ اور بعد میں کئی دن بلاحرکت چت پڑا رہنا ہے۔ مریض کہتا ہے کہ میں تو ایسا نہیں کرونگا۔ [illegible] ایسا ہو سکتا ہے۔ اور مریض کی آنکھ

ٹھیک ہو سکتی ہے۔ اسی طرح شیخ بھی مرید کی حالت کو دیکھ کر اسے جو احکام دیتا ہے۔ ان سے اسکی اصلاح حال مراد ہوتی ہے۔ اسے بلا چون وچرا عمل کرنا چاہئے۔ حضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کُنْ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَسَّالِ۔ شیخ کے سامنے اس طرح رہو جس طرح میت نہلانے والے کے سامنے ہوتی ہے۔ غسال سختی سے ہاتھ لگائے، نرمی سے چھوئے۔ گرم پانی ڈالے، سرد ڈالے، میت کچھ بھی نہیں کہتی۔ اسی طرح مرید کو شیخ کے ارشاد پر عمل کرنا چاہئے۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ بڑے زبردست عالم تھے۔ حضرت خواجہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اور بیعت ہونے کی درخواست کی۔ فرمایا۔ بابا جبہ و دستار شراب خانہ جاؤ۔ اور شراب کا ایک مٹکا سر پر اٹھا کر لاؤ۔ پندار علم نے روکا۔ لیکن کشش کہاں چھوڑتی تھی۔ پھر حاضر ہوئے۔ پھر وہی حکم ملا۔ آخر پندار کو شکست ہوئی۔ گئے۔ مٹکا اٹھایا اور بازار میں سے اعلان کرتے ہوئے گذرے کہ شیخ کے حکم کی تعمیل میں مٹکا لئے جا رہا ہوں۔ حاضر کیا۔ حکم ہوا شراب کے ساتھ معشوق بھی چاہئے۔ گئے۔ اپنی بیوی کو بناؤ سنگار کرا کر لے آئے اور حاضر کیا۔ ارشاد ہوا بس

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

امتحان ختم۔ تمہاری مجبوری ہماری بیٹی ہے۔ اب مٹکا کھولو دیکھو۔ تو وہ دودھ سے بھرا ہوا تھا۔ پندار کا بت ٹوٹنا تھا۔ وہ ٹوٹ گیا اور آپ مولانا روم بن گئے۔ ایک ہی توجہ نے مالا مال کر دیا۔ مولانا پکار اٹھے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شد

فرمایا۔ عقیدت اور ارادت ضروری چیز ہے۔ جو کچھ ملتا ہے۔ شیخ کی طفیل اور وساطت سے ملتا ہے۔ ایک شخص دریا میں ڈوب رہا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ پکڑ لیا۔ پوچھا کون؟ جواب ملا۔ خضر۔ ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور کہا یہ ہاتھ شیخ کے ہاتھ میں دے چکا ہوں۔ دوسرے ہاتھ میں نہیں دے سکتا۔ اگر شیخ کو بچانا مقصود ہوگا۔ تو بچا لیں گے۔ یہ ہے بیعت کے معنے۔ بیع بک جانے کو کہتے ہیں۔ مرید شیخ کے ہاتھ میں بک جاتا ہے۔

تین قلندر حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک قلندر کی چند منازل رکی ہوئی تھیں۔ کھانا آیا تو اس نے واپس کر دیا۔ اور کہا۔ اس سے بہتر لاؤ۔ اس سے اچھا آیا وہ بھی واپس کر دیا۔ تیسری بار خواجہ محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ خود تشریف لائے اور فرمایا۔ کہ کیا یہ کھانا کل والے کھانے سے بھی خراب ہے۔ جو تم نے کل کھایا۔ گذشتہ روز انہوں نے تین چار دن کی بھوک سے تنگ آکر بقدر رمق مردہ بیل کا گوشت کھایا تھا۔ قلندر قدموں میں گر گیا۔ حضور نے اٹھایا اور منازل طے کرا دیں۔ قلندر بول اٹھا۔ واہ میرے پیر تیری توجہ کے قربان۔ کہ محبوب الٰہی سے میری منازل طے کرا دیں۔ ورنہ کہاں میں اور کہاں حضرت خواجہ محبوب الٰہی۔ رحمۃ اللہ

[illegible]

سلطان محمود نے جب سومنات پر حملہ کیا [illegible] خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مدد کی درخواست کی۔ حضور نے اپنا جبہ عنایت کیا۔ کہ جب مشکل مرحلہ در پیش ہو۔ تو اسکی وساطت سے دعا مانگنا۔ سومنات میں تمام راجہ مقابلہ پر آئے۔ مقابلہ سخت تھا۔ سلطان محمود نے جبہ ہاتھ میں لیا۔ دعا مانگی۔ کفار بھاگ گئے۔ فتح ہو گئی۔ رات خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خواب میں تشریف لائے۔ فرمایا محمود تو نے ہمارے جبہ کی قدر نہ کی۔ اگر تم دعا مانگتے۔ کہ تمام کافر مسلمان ہو جائیں۔ تو خدا کی قسم سب مسلمان ہو جاتے۔ کہاں ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب اور اختیار پر اعتراض کرنے والے [illegible] ایک ولی کامل کا علم غیب اور تصرف [illegible] خرقان اور کہاں سومنات۔ دیکھ لیا۔ محمود کی دعا کے الفاظ سن لئے اور آکر تنبیہ بھی کر دی۔

فرمایا۔ اولیائے کرام کا ظاہری زندگی میں یہ حال ہے۔ بعد وصال ان کی طاقت اور تصرف اور بھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔ وہ اس طرح دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں۔ گویا کہ پاس موجود ہیں۔ اور مشاہدہ کر رہے ہیں۔

فرمایا۔ اولیائے کرام کا فیض جاری رہتا ہے۔ اگر ایک شیخ خالی ہے تو دادا پیر کا فیض پہنچیگا۔ مشائخ کرام کا سلسلہ کی لائن ہوتی ہے۔ بجلی کی تار کا سلسلہ [illegible] تک چلا جائیگا۔ روشنی پہنچ جائیگی۔ سلسلہ کا قائم رہنا ضروری ہے۔ مشائخ کا سلسلہ در صورت [illegible] منقطع ہو جاتا ہے۔ ا۔ سجادہ نشینوں کی یقینی [illegible]

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

باقی ہوں۔ ۲۔ سجادہ نشین بدعقیدہ نہ ہو جائے۔ اِن دو صورتوں میں عقیدہ کٹ جائیگا۔ اور فیض آگے نہیں جائیگا رُک جائیگا۔

ایک فقیر ایک حلوائی کی دکان کے سامنے کھڑا کہہ رہا تھا۔ کہ ایک روپیہ دے دو۔ ورنہ دکان اُلٹتا ہوں۔ حلوائی کوئی پرواہ نہیں کر رہا تھا۔ ایک بزرگ گذرے۔ دیکھا فقیر خالی اس کا پیر خالی۔ لیکن دادا پیر دکان الٹنے کو تیار۔ حلوائی سے کہا۔ کہ خیریت چاہتے ہو تو روپیہ دے دو۔ یہ تو خالی ہے لیکن اِس کے پیچھے مدد موجود ہے۔ شاہ عبدالقدوس صاحب گنگوہی کا انتقال ہوا۔ صاحبزادہ شاہ ابوسعید کی تکمیل باقی تھی۔ انہوں نے شیخ نظام الدین صاحب بلخی کو لکھا جو والد کے خلیفہ تھے۔ انہوں نے طلب کیا۔ وہاں پہنچے۔ خوب خاطر و مدارات ہوئی۔ واپسی پر تحائف پیش ہوئے۔ صاحبزادہ صاحب نے عرض کی۔ مجھے اسکی خواہش نہیں۔ مجھے تو وہ چیز درکار ہے۔ جو والد صاحب سے آپ نے لی۔ فرمایا۔ ساتھیوں کو واپس کر دو۔ جبّہ و دستار اتار دو۔ اور ہمارے شکاری کتوں کی دیکھ بھال کرو۔ ایک روٹی نمک کے ساتھ ملنے لگی۔ کچھ دنوں کے بھنگن سے فرمایا۔ کہ کوڑا کرکٹ لے کر صاحبزادہ صاحب کے پاس سے گذر جانا۔ اور جو کچھ وہ کہیں آکر بتا دینا۔ بھنگن نے آکر بتایا۔ کہ وہ بہت بگڑے فرمایا۔ ابھی صاحبزادگی باقی ہے۔ دوبارہ چند دن کے بعد ایسا ہی کیا گیا۔ بھنگن نے آکر بتایا۔ غصّہ سے دیکھا۔ کہا کچھ نہیں۔ تیسری بار فرمایا۔ اب کوڑا ان کے اوپر ڈال دینا۔ اِس مرتبہ انہوں نے کوڑا جمع کر کے ٹوکری میں ڈالا اور معذرت کی۔ حکم ہوا۔ چلو شکار۔ صاحبزادہ صاحب کمزور تھے۔ کتے مضبوط تھے۔ اِس لئے زنجیر کے ساتھ اپنا جسم باندھ دیا۔ گھسٹتے گئے۔ اور زخمی ہو گئے۔ رات خواجہ صاحب نے شیخ صاحب سے خواب میں فرمایا۔ میں نے تو تم سے اتنی محنت نہیں لی تھی۔ اسی وقت شیخ صاحب لپکے۔ صاحبزادہ صاحب کے قدموں میں گرے۔ اٹھایا اور تکمیل کرادی۔ اور کہا آپ کے والد کی امانت سب سے پہلے آپ ہی کے سپرد کرتا ہوں۔ دیکھئے کہاں گنگوہ۔ کہاں بلخ۔ تمام واقعات دیکھ رہے ہیں۔ پہنچتے ہیں اور تنبیہ کرتے ہیں۔

شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی بازار میں گھوڑے پر سوار جا رہے تھے۔ سید محمدؒ گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ آپ کے مرید تھے۔ رستہ میں تھے۔ جب سواری قریب آئی۔ آپ نے گھٹنے کو بوسہ دیا۔ فرمایا۔ سید فروتر۔ آپ نے پاؤں کو بوسہ دیا۔ فرمایا سید فروتر۔ آپ نے گھوڑے کے سُم چومے۔ فرمایا سید فروتر۔ آپ زمین چومنے لگے۔ اور شیخ صاحب تشریف لے گئے۔ لوگوں نے اعتراض شروع کئے۔ کہ سید صاحب کو اس قدر ذلیل کیا گیا۔ آپ جوش میں آ گئے۔ فرمایا۔ میرے شیخ پر اعتراض کرتے ہو۔ تم کیا جانو کیا راز ہے۔ گھٹنے چومے تو عالم ناسوت طے ہوا۔ پاؤں چومے تو ملکوت۔ سُم چومے تو جبروت اور زمین چومی تو لاہوت۔ فرمایا۔ آجکل کرامت طلب کی جاتی ہے۔ نہ صدق مقال ہے نہ اکل حلال۔ رشوت وغیرہ سے پیٹ بھرا ہوا ہے۔ اور دیکھنا چاہتے ہیں کرامتیں۔ قال کو چھوڑ صاحب حال ہو۔ دِل تب روشن ہوگا۔ جب سحر کے وقت ہُو حق اور ذکر ہوگا۔ اور حرام سے اجتناب کروگے۔

فرمایا۔ ایک شخص ایک مجذوب کے پاؤں داب رہا تھا۔ وہ اُٹھ بیٹھے۔ پوچھا کیا مانگتے ہو۔ کہا خدا کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے اپنی شکل شیر میں تبدیل کر لی۔

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

مسائل ڈر کر بیہوش ہوگیا۔ آپ نے اُٹھوا کر باہر ڈال دیا۔ فرمایا شیر کو دیکھ نہیں سکتا، اللہ کو دیکھنا چاہتا ہے۔ فرمایا پیرانِ عظام کے احکام پر عمل کرو۔ اہلیت پیدا کرو۔ سب کچھ حاصل ہو جائیگا۔ اس کے بعد سلام پڑھا گیا۔

دوسرا وعظ ۱۹ ستمبر بروز پیر بعد از نماز عشاء مسجد حاجی بہادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کوہاٹ

حمد و نعت کے بعد آپ نے آیۂ کریمہ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ الآیۃ تلاوت کی۔ فرمایا۔ مَیں حق بات کہنے میں کسی پابندی کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ مَیں ہمیشہ حق کہونگا اور حق کہنے پر اگر کوئی تکلیف بھی اٹھانی پڑے۔ مَیں اُسے برداشت کرونگا۔ لیکن حق کہنے سے باز نہیں آسکتا۔

ترجمہ کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے احسان کیوں فرمایا؟ انبیاء کرام توحید کی تبلیغ اور تکمیل کے لئے آئے ہیں۔ توحید دعوےٰ ہے اس کے لئے دلیل چاہئے۔ جس طرح آفتاب نکلنے کی دلیل دھوپ اور آگ جلنے کا دعوےٰ دھوآں ہے۔ اسی لئے توحید کے لئے دلیل درکار ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے دعوےٰ توحید پیش کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وکیل بن کر تشریف لائے۔ دعوےٰ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ دعوےٰ یہ ہے۔ دلیل یہ ہے کہ محمدؐ رسول اللہ کو دیکھ لو۔ اور میری قدرت پر ایمان لاؤ۔ میری قدرت کا مظہر میرا حبیب ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل۔ علم غیب۔ حاضر ناظر ہونے کا انکار شروع سے ہے۔ کوئی نیا نہیں۔

ابوجہل کہا کرتا تھا۔ ہم تمہیں ابن عبداللہ مانتے ہیں۔ رسول اللہ نہیں مانتے۔ رسول کے اشارے پر کائنات چلتی ہے۔ آپ ساحر ہیں کاہن ہیں۔ اگر آپ سچے رسول ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مجھ میں قدرت نہیں۔ مَیں تو صرف تعلیم کے لئے آیا ہوں۔ بلکہ فرمایا کہ میری قدرت اور اختیار کو دیکھنا چاہتے ہو تو آؤ۔ چاند روشن تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی سے اشارہ کیا۔ فرمایا وہ زمانہ یاد ہے۔ کہ میرے لئے نور کا کھلونا بنا ہوا تھا۔ اور میرے اشارہ پر رقص کرتا تھا۔ ابوجہل امتحان لینا چاہتا ہے۔ حق و باطل کا مقابلہ ہے۔ میں حکم دیتا ہوں کہ دو ٹکڑے ہو جاؤ۔ چاند اسی وقت دو ٹکڑے ہوگیا۔ ابوجہل حیران رہ گیا۔ لیکن ایمان قسمت میں نہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قدرت دکھا دی۔ حضور عالم غیب بن کر آئے تھے۔ قدرتوں کے مالک و مختار بن کر آئے تھے۔

فرمایا۔ اہلِ سنت جماعت ہی ایک فرقہ ہے جن کے سینوں میں ایمان کی روشنی ہے۔ باقی فرقے اس نعمت سے محروم ہیں۔ اولیائے کرام۔ انبیاء کرام اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تو چھوڑو۔ اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنے سے نہیں چوکتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ معاذ اللہ۔ حالانکہ اہل سنت جماعت کا عقیدہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تمام عیوب سے منزہ اور پاک ہے۔

فرمایا۔ اب دیکھئے اولیائے کرام کی طاقت شاہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ کے [illegible] بادشاہ کو لباس پہنانے کی ڈیوٹی تھی۔ ایک دن بادشاہ سیر کو نکلا۔ آپ

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

نے ابھی نماز عصر ادا نہیں کی تھی۔ لباس پہنا رہے تھے۔ اور نظر آفتاب پر تھی۔ فرمایا اے آفتاب اس بادشاہ کو ہماری نماز کی پرواہ نہیں۔ تو تو خیال کر۔ سورج ٹھہر گیا۔ ادھر آپ نے آخری ٹمن لگایا۔ فرمایا بندد نصیر الدین کشائد غال۔ یعنی باندھ تو میں رہا ہوں لیکن غال کھولیگا۔ بادشاہ چلا گیا۔ واپسی پر گھوڑے سے گرا اور مر گیا۔ یہ تھا تصرف اِدھر آفتاب کو روک دیا۔ ادھر بادشاہ کے متعلق فیصلہ فرما دیا۔ لیکن جب ان لوگوں کا الوہیت پر ہی ایمان نہیں۔ اللہ تعالےٰ کو عیوب سے پاک نہیں سمجھتے۔ تو اولیائے کرام سے عقیدت کیا رکھیں گے۔

فرمایا۔ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ سے واپس آرہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمراہ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھ لی۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہیں پڑھی تھی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمانا چاہا۔ حضرت علی رضی اللہ کے زانو پر سر رکھ کر لیٹ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کو مقدم سمجھا۔ نماز کا خیال نہ کیا۔ آپ جانتے تھے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ کس قدر بلند ہے۔ آجکل کے لوگوں کی طرح اپنے جیسا بشر یا بڑا بھائی نہیں سمجھتے تھے۔ سوچا کہ نماز جاتی ہے تو جائے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام میں خلل نہ آنے پائے۔ نماز فرض کرنے والے حضور۔ اگر حضور نہ ہوتے تو نماز نہ ہوتی نہ فرائض۔ سورج غروب ہوگیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جانتے تھے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز نہیں پڑھی۔ پوچھا نماز عصر پڑھی۔ عرض کیا نہیں۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ میں تم جیسا انسان ہوں۔ تم نے میرا لحاظ کیوں کیا۔ اگر نماز کیوں نہ پڑھی۔ بلکہ ایک ہاتھ میں حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑا۔ دوسرے ہاتھ سے سورج کی طرف اشارہ کیا۔ فرمایا کہ یا اللہ علیؓ تیرے نبیؐ کی اطاعت میں تھا۔ اور سورج کو حکم دیا کہ لوٹ آ۔ سورج لوٹ آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کرلی۔ یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت صحابہ کرام کے دلوں میں۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی قدرت و اختیار کائنات میں۔

فرمایا۔ حضرت شہنشاہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیّد امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عالم کامل تھے۔ دیکھا کہ حضور اکھاڑے میں ہیں۔ اور کشتی لڑ رہے ہیں۔ دل میں کبیدگی پیدا ہوئی۔ حضور نے بھانپ لیا۔ اولیائے کرام دل کے خطرات تک سے واقف ہوتے ہیں۔ علم غیب میں اور کیا رہ گیا۔ توجہ کی غنودگی طاری ہوگئی۔ دیکھا میدان حشر ہے۔ جنت کے رستہ میں کیچڑ ہے۔ دلدل ہے آپ اس میں دھنس گئے۔ نکلنے کی کوشش کرتے ہیں تو اور نیچے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ سینہ تک دھنس گئے۔ سیّدنا تشریف لائے۔ ایک ہاتھ سے پکڑ کر نکال لیا۔ غنودگی دور ہوگئی۔ آگے بڑھے۔ ملے سیّدنا امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ بہاؤ الدین کشتی نہ لڑیں تو دلدل سے کیسے نکالیں۔

فرمایا۔ آجکل لوگ بزرگان دین کے آستانوں پر جانے سے منع کرتے ہیں۔ اسے شرک کہتے ہیں۔ تصرفات کو ماننے کو شرک کہتے ہیں۔ یہ نہیں جانتے کہ آستانے تو ایمان کی پناہ گاہیں ہیں۔ کلمہ سکھانے والے زبانی کلمہ پڑھاتے ہیں۔ کلمہ شریف اللہ والوں سے سیکھو۔ دل میں بھی کلمہ ہو۔ اور زبان پر بھی کلمہ ہو۔ آئیے آپ کو بتائیں۔ کہ اللہ والے کیا کرتے ہیں۔ اور کس طرح کلمہ شریف سکھاتے ہیں۔

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

مرید شیخ کے پاس آتا ہے۔ شیخ سکھاتا ہے۔ پڑھو زبان پر ہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ دل میں ہو لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰه۔ زبان کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور دل کہے لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰه سبق یاد ہوگیا۔ اب بتائیے۔ کیا اس مرید سے شرک سر زد ہوگا۔ توحید رگ و پے میں پلائی گئی۔ اب مرید آیا حال عرض کیا۔ دوسرا سبق ملا۔ زبان کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ دل کہے لَا مقصود اِلَّا اللّٰه یعنی ہر کام میں مقصود اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔ تجارت ہے تو اسی کے حکم سے۔ کھاتا ہے تو اسی کے لئے۔ سوتا ہے تو اسی کے لئے۔ غرض ہر کام سے اسی کی خوشنودی مقصود ہے۔

ایک دریا کے دونو کناروں پر بزرگ تھے۔ ایک نے کھیر پکوائی۔ بیوی کو کہا۔ کہ دوسری طرف والے درویش کو دے آؤ۔ اس نے کہا دریا کیسے پار کروں۔ کہا کہ جاکر دریا سے کہنا اس نے بھیجا ہے جو کبھی اپنی بیوی کے پاس نہیں گیا۔ بیوی حیران ہوگئی۔ اس قدر جھوٹ میرے کئی بچے ہیں۔ اور درویش یہ کہہ رہا ہے۔ خیر چلی گئی۔ دریا نے رستہ دے دیا۔ دوسرے بزرگ نے کھیر کھالی۔ اور کہا۔ دریا سے کہنا۔ اس نے بھیجا ہے جس نے کبھی کچھ نہیں کھایا۔ بیوی اور بھی حیران ہوئی۔ واپس آئی۔ خاوند سے پوچھا۔ انہوں نے بتایا۔ نہ میں کبھی اپنے نفس کی خواہش سے تیرے پاس گیا۔ اور نہ اس درویش نے کبھی اپنے نفس کی خاطر کھایا۔ مقصود اللہ تعالےٰ ہے۔ چنانچہ ہر کام میں لا الٰه الا اللّٰه۔ اٹھتے بیٹھتے کام کرتے ہر وقت اللہ ہی کی یاد ہے۔ اللہ والوں کے جوتے سیدھے کرو۔ تو توحید سیکھو۔ اب دوسرا سبق یاد ہوگیا۔ تیسرا سبق ملا لا مشهود الا اللّٰه۔ ہر طرف اللہ تعالےٰ کا جلوہ نظر آرہا ہے۔ ہر چیز میں اسکی قدرت نمایاں ہے۔

ایک صاحب مرشد کا جوتا مرمت کرانے گئے۔ کہا اللہ کا جوتا مرمت کردو۔ ہر چیز کا مالک اللہ ہے۔ اس کے بعد کٹھن منزل آئی ہے۔ لا موجود الا اللّٰه۔ سب فناہ ہے اللہ ہی باقی ہے۔ پیر کامل کی مدد کی سخت ضرورت ہے۔ حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ یہیں پھنس کر رہ گئے۔ فرمایا علم ظاہر حجاب بن جاتا ہے۔ علم باطن کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

دو عالم ایک بزرگ کی خدمت میں گئے۔ مخارج کی ادائیگی میں کچھ فرق دیکھا۔ جو اگرچہ ایسا نہ تھا۔ کہ نماز میں خلل ڈالے۔ تاہم ان کے دل میں خطرہ گذرا۔ تھوڑی دیر کے بعد نہر پر غسل کرنے کی اجازت مانگ کر چلے گئے۔ نہا رہے تھے۔ کہ ایک شیر آیا اور کپڑوں پر بیٹھ گیا۔ اب نہ وہ نکل سکتے ہیں اور نہ شور کرسکتے ہیں۔ کافی دیر کے بعد ان بزرگوں نے خدام کو بھیجا۔ انہوں نے آکر بتایا۔ کہ عجب تماشا ہے۔ شیر ان کے کپڑوں پر بیٹھا ہے۔ آپ تشریف لے گئے۔ شیر کو کان سے پکڑ کر ہٹایا۔ اور کہا ہمارے مہمانوں کو تنگ کرتا ہے۔ اور ان سے کہا۔ تم نے الفاظ سیدھے کئے ہیں۔ اور ہم نے دل سیدھے کئے ہیں۔

فرمایا۔ آجکل اہل سنت کے عقائد کو شرک کا نام دیا جاتا ہے۔ تمام اہل طریقت کو ایک جگہ جمع ہو کر اس فتنہ کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اپنی متفقہ جماعت بناؤ۔ فتنے اور سیلاب سے بچاؤ کی یہی ایک صورت ہے۔ اپنے گھر کی حفاظت ضروری ہے۔ اس کے بعد سلام پڑھا گیا۔

محمد سعید فاضل عفی عنہ

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

اخبار

ایں جا غم معیشت آں جا سزائے عصیاں
آسائش دو گیتی بر ما حرام کردند
عذابِ گور کا واں سامنا یاں فکر دنیا کا
نہ گھر میں چین زندوں کو نہ مردوں کو ہے مدفن میں

(۱) آستانہ عالیہ میں ہر طرح سے خیریت ہے۔ اور جملہ خاندان عالی کے ذی احترام افراد بخیریت تمام ہیں۔

(۲) حضور عالیجناب فضیلتمآب امام الاولیاء والاصفیاء و سند العلماء و الفضلاء، صدر الافاضل جناب اعلیٰ حضرت مولانا الحاج پیر سید محمد حسین شاہ سجادہ نشین علی پور شریف لائل پور میں رونق افروز ہیں۔ اور یاران و عقیدتمندان کے پے در پے درخواستوں اور التجاؤں پر حضور ایک جلسۂ ختم شریف میں صدارت فرمانے کے لئے مقبول پور ضلع لائل پور میں تشریف لے گئے اور حاجی محمد طفیل شاہ صاحب کے مکان کو اپنے قیام سے مشرف و مفتخر فرمایا۔ غلامان و حلقہ بگوشان اضلاع لائلپور جھنگ شیخوپورہ ہر روز حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر انوار اور برکات سے مستفید و مستفیض ہوتے ہیں۔

(۳) عالیجناب حضرت مولانا الحاج صاحبزادہ سید اختر حسین شاہ صاحب ۸ ار اکتوبر سے لائل پور تشریف لے گئے ہیں۔ باقی جملہ صاحبزادگان آستانہ عالیہ میں تشریف فرما ہیں۔

(۴) عالیجناب حضرت مولانا الحاج صاحبزادہ سید نور حسین شاہ صاحب ہندوستان حیدرآباد دکن میسور بنگلور کے دورہ کے بعد آستانہ عالیہ میں واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت مولانا الحاج صاحبزادہ سید حیدر شاہ صاحب بعد زیارت حرمین الشریفین و حج بیت اللہ شریف مراجعت فرمائے علی پور شریف ہو گئے ہیں۔ اُن کی خدمت میں بعد ادب ہدیہ تبریک پیش کیا جاتا ہے۔ ہماری شامتِ اعمال:۔ ہر سال کوئی نہ کوئی عذاب ہم پر مسلط کیا جاتا ہے۔ کہ ہم بے راہ رویوں اور خطا کاریوں سے باز آ کر اتباعِ ارکانِ اسلام کر کے صحیح نمونۂ مسلم دنیا کے روبرو پیش کریں۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ہم اپنی غفلت اور سیاہ کاری سے اس قدر بے حس ہو گئے ہیں۔ کہ ایسی شدید عذاب کے بعد بھی اپنی بد کرداریوں سے باز آ کر رجوع الی اللہ نہیں ہوتے۔ سنہ ۱۹۵۰ء سنہ ۱۹۵۴ء کے سیلاب کا ہم پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور اس سال اُن سے بھی زیادہ سیلاب آیا۔ ہزارہا مردمان اور مویشیاں سیلاب کی رَو میں پھنس کر لقمۂ گردابِ اجل ہو گئے۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ شیخوپورہ۔ پسرور۔ منٹگمری نارووال۔ قصور وغیرہ اضلاع میں بالکل زیر آب ہو کر منہدم ہو گئے۔ اور مضافات کا نام و نشان باقی نہ رہا۔ یہ ہمارے اپنے ہی اعمالوں کی سزا ہے۔ خالق اپنی مخلوق پر کبھی ظلم نہیں کرتا وقت ہے۔ توبہ کرو۔ قرآن پاک کے احکام کی اطاعت و اتباع کرو۔ اور محبوب خدا بن جاؤ۔ ورنہ بحکم آیت شریف (ترجمہ:۔ جس نے ہمارے قرآن الشریف کی نصیحت) سے روگردانی کی اُس کی معیشت زندگی اس تنگ کر دینگے اور قیامت کو اس کو اندھا اٹھائیں گے۔

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com